فلک
انعم راجپوت
Pdf available at
www.novelsclubb.com
FB/INSTA:
novelsclubb

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

فلک

از

انعم راجپوت

www.novelsclubb.com

پیش لفظ

"فلک ایک سادہ اور عام سی تحریر ہے لیکن بعض دفعہ عام چیزیں ہمیں وہ سبق سیکھا دیتی ہیں جو خاص سے خاص چیزیں، ایک مخصوص انداز میں نہیں سکھا پاتیں"

www.novelsclubb.com

اک گہری اداس شام ہو

ہاتھ میں تیرا ہاتھ ہو

میں چپ رہوں تو محسوس کرے

اک ایسی بھی ملاقات ہو

بارش برسے جب زوروں کی

میری اداسی کا تجھے الہام ہو

میری خاموش باتوں کو

اک سمجھنے والا انسان ہو

www.novelsclubb.com

ہوا کا ہلکا جھونکا جو گزرے

مجھے تیرا ہی احساس ہو

کر دے جو غم دروازے پہ دستک

سہنے کیلئے مجھے، بس اک تیرا ساتھ ہو

اک گہری اداس شام ہو

ہاتھ میں تیرا ہاتھ ہو

بارش کی ننھی ننھی بوندیں اسکے چہرے پہ گر رہی تھیں، وہ ہاتھ پھیلائے چہرہ آسمان کی طرف اٹھائے، آنکھیں بند کئے ارد گرد سے بے نیاز گنگنا رہی تھی، بارش زیادہ تیز نہیں تھی مگر وہ پھر بھی مکمل بھیگ چکی تھی یا شاید وہ کافی دیر سے بارش میں بھیگ رہی تھی۔ ڈارک براؤن بال جو کہ گیلے ہو چکے تھے لٹوں کی صورت اسکے چہرے کے ساتھ اور پیچھے کمر تک بکھرے ہوئے تھے، وہ آس پاس سے بے نیاز خود کی دنیا میں کھوئی تھی۔ بارش مزید ہلکی ہو رہی تھی اور ٹھنڈی ہوا کے جھونکے

اسے کپکپانے کیلئے مجبور کر رہے تھے مگر شاید وہ بھی ڈھیٹ تھی شدید ڈھیٹ،

اچانک بجلی زوروں کی گرجی تھی اور اس نے جھٹ سے آنکھیں کھول کے چہرہ اور ہاتھ نیچے کیئے، اسکی سیاہ آنکھوں میں جن کا کاجل بارش کی وجہ سے خراب ہو چکا تھا ایک عجب سی چمک اور خوشی تھی۔اس نے آنکھیں بند کر کے گہرا سانس لیا اور پھر آنکھیں کھول دیں، اسکے چہرے پہ ہمیشہ برقرار رہنے والی مسکراہٹ اب کچھ زیادہ ہی دلکش تھی اور اسکی وجہ بارش تھی۔وہ زندگی کے ہر پل کو کھل کے جینا جانتی تھی۔

اس نے تھوڑے دور پڑے اپنے سلپرز پیروں میں پھنسائے اور قدم گھر کے بیرونی حصے کی جانب بڑھا دیے۔اب وہ ہلکا ہلکا سا کپکپانے لگی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

"لو جی محترمہ حاضر ہیں! مجال ہے جو یہ لڑکی کسی کی بات سنے" یہ کہنے والی کوئی اور نہیں بلکہ رضیہ خاتون تھیں، جو کچن میں کھڑی اپنے بچوں کی فرمائش پر پکوڑے تل

رہی تھیں اور ساتھ ساتھ سنا بھی رہیں ! ارے بھئی اگر سنائی نا جائیں تو کہاں سے معلوم ہو کہ خاتون گھر کی سر براہ اور بچوں کی اماں ہیں ؟

ارے امی جان ! وہ پیچھے سے آئی اور رضیہ کے گلے میں بانہیں ڈالیں اور بولی " بارش کو انجوائے کرنا بھی ایک فن ہے جو صرف مجھ جیسے عظیم لوگوں کے پاس ہی ہے " بڑے فخریہ انداز میں معلومات میں اضافہ کیا گیا، بدلہ میں رضیہ نے ہاتھ میں پکڑے چمٹے کا پچھلہ حصہ اسکی کلائی پہ مارا اور وہ کراہ کہ رہ گئی، بھول جو گئی تھی کہ سامنے اسکی ماں ہے

" چل ہٹ پیچھے مجھے بھگو رہی سارا ! جا کہ کپڑے بدلو آئی بڑی ماں کو سکھانے والی " کہنے کے بعد وہ اپنی کڑاہی کی طرف مڑ گئیں جس میں پکوڑے ذرا سے جل گئے تھے ۔۔

www.novelsclubb.com

"ظالم امی" بیچاروں جیسی شکل بنائے وہ بڑبڑاتی ہوئی کچن کے دروازے کی جانب بڑھی اور پھر پیچھے مڑ کر دیکھا اور محبت پاش نظروں سے اپنی پیاری امی جان کو دیکھتی وہ سیڑھیاں چڑھنے لگی،

پہلی سیڑھی پر پاؤں رکھتے ہی اسے ایک زوردار چھینک آئی تھی اور ساتھ ہی کچن سے آواز "منع بھی کیا تھا، یہ کوئی گرمیوں کی بارش تھوڑے ہی تھی جو چلی گئی بارش میں بھیگنے اب ٹھنڈ لگوالی نا" جی ہاں یہ وہی خاتون ہیں جو سخت غصہ دکھا کہ فکر کرتی ہیں۔۔وہ مسکرا کر سوچتی ہوئی اپنے کمرے کی جانب بڑھی، اب اسکا ارادہ سب سے پہلے جا کہ اپنے کپڑے تبدیل کرنے کا تھا، کیونکہ وہ واقع بیمار نہیں پڑنا چاہتی تھی، لیکن کمرے تک پہنچتے ہی اسے دو چھینکیں مزید آچکی تھیں۔۔"بس آج خیر نہیں میری ابا کے ہاتھوں، اچھی خاصی کلاس لگے گی" بڑبڑاتی ہوئی وہ وارڈروب کی جانب مڑی اور کپڑے نکالنے کے بعد واش روم میں گھس گئی۔۔۔

www.novelsclubb.com

..☆☆☆☆☆..

وہ مصروف سا اپنے موبائل پر کچھ ٹائپ کر رہا تھا جب ملازم نے دروازہ پر دستک دی

۔۔"آجاؤ" کہنے کے بعد وہ پھر موبائل پر جھک گیا۔

"چھوٹے صاحب آپکو سب نیچے بلا رہے ہیں چائے کیلیئے" ملازم نے بڑے مؤدب

انداز میں پیغام پہنچایا۔۔

"اوکے میں پانچ منٹ تک آتا ہوں" کہنے کے بعد وہ موبائل بند کرتا تولیہ اٹھا کہ

اپنے بال خشک کرنے لگا، شاید وہ بھی بارش میں ہی بھیگا تھا۔ملازم سر ہلاتا ہوا

کمرے سے نکل گیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

اپنے بال خشک کرنے کے بعد اس نے ایک اونی سویٹر پہنا اور آئینے کے سامنے آیا تو اسکا چہرہ واضح ہوا۔۔قدرے صاف رنگت کیساتھ اسکے چہرے کے نقوش دلکش تھے، سحر انگیز، ماتھے پہ بال بکھرے ہوئے تھے، آنکھیں ہلکی سبزی مائل، گہری بھنویں، تیکھی ناک اور ہلکی داڑھی مونچھ کیساتھ وہ پیارا الگ رہا تھا۔۔جب وہ مسکراتا تھا تو اسکی آنکھیں چھوٹی ہو جاتی تھیں، وہ جب ہنستا تھا تو اسکی بائیں گال پر ڈمپل پڑتا تھا، اسکا قد چھ فٹ تین انچ تھا، جو اسے مزید خوبصورت بناتا تھا۔۔اسکے بال ڈارک براؤن تھے اور گلے میں ایک چین پہنی ہوئی تھی۔۔خود پر تھوڑا سا پرفیوم چھڑکنے کے بعد پیروں میں موزے پہن کے سلپر زاڑستا ہوا وہ کمرے سے باہر نکل آیا البتہ اسکے ہاتھ میں موبائل اب بھی موجود تھا اور وہ کوئی ٹیکسٹ پڑھ کر مسکرا رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"آ گئے برخوردار" بڑی بی جان نے پیار بھرے لہجے میں اپنے لاڈلے سے پوچھا۔۔

"جی بی جان" آگے بڑھتے ہوئے اس نے موبائل ٹراؤزر کی جیب میں رکھا اور بی جان کی طرف بڑھا اور ان کے گلے لگ گیا۔۔۔

"میرا لعل! پتہ ہے میں کتنا یاد کیا تمہیں، تمہارے نا ہونے سے تو یہ آشیانہ ہی ویران ہو جاتا ہے، ایک دم سنسان جزیرہ لگتا ہے" ماتھے پر بوسہ دینے کے بعد اب بی جان اپنے سپوت کو اپنا حال دل سنا رہی تھیں۔۔

"یاد تو میں نے بھی بہت کیا لیکن صرف آپکو، باقی تو کسی کو میری پرواہ ہی نہیں! کتنی سفاکی سے بھیج دیا تھا مجھے کینیڈا، ذرا ترس نہیں آیا انہیں مجھ پر" کسی بچے کی طرح کہتے ہوئے وہ آس پاس بیٹھے اپنے باپ، ماں اور بڑے بابا کو دیکھ رہا تھا، نظروں میں شکوہ تھا، دادی پوتے کے پیار کو دیکھتے ہوئے سب ہی بڑے محفوظ ہو رہے تھے۔۔

"اور بتاؤ نیند اچھی آئی کہ نہیں؟ اور یہ دیکھ اپنی حالت میرا بچہ کتنا کمزور ہو کہ آیا ہے" بی جان کے لہجے میں پیار اور فکر مندی واضح تھی۔۔

"جی مجھے اچھی نیند آئی اور اب میں آگیا ہوں نا تو آپ بنائیں پھر صحت مند غذائیں، میں کھا کھا کہ موٹا ہو جاؤں گا" آخر میں اسکے لہجے میں شرارت تھی جسے سمجھتے ہوئے بی جان نے ہلکہ سی چپت اسکے سر پہ لگائی تھی "نٹ کھٹ کہیں کا نا ہو تو، ذرا نہیں بدلا! چار سال بعد بھی ویسا ہی ہے" ملازمہ چائے کی ٹرالی دھکیلتی ہوئی لائی جسے پکڑتے ہوئے حفصہ نے ملازمہ کو جانے کا شارہ کیا۔۔

"کیسے بدل جاتا بی جان؟ آپ ہی نے تو کہا تھا! جیسے جا رہے ہو ویسے ہی واپس آنا، ہماری عزت کا خیال رکھنا، کسی گوری میم سے شادی مت کر لینا وغیرہ وغیرہ! اور اگر میں بدل جاتا تو آپ ہی کہتی، منڈا ساڈے ہتھوں نکل گیا" ساری بات بڑی مزے اور ایکشن سے کرتے ہوئے اس نے آخری الفاظ پنجابی کے استعمال کیے جن پر وہاں لاؤنج میں بیٹھے سب ہی افراد کا قہقہہ گونجا۔۔۔

وہ اب باقی سب سے بھی ہلکی پھلکی باتیں کر رہا تھا اور حفصہ چائے بنا کے سب کو پیش کر رہی تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

خوش گپیوں کا یہ سلسلہ یونہی چلتا رہا۔۔

وہ اب مسکرا کے سب کی باتوں اور سوالوں کا جواب دے رہا تھا۔۔حویلی میں آج ایک الگ ہی رونق تھی جو انکے لاڈلے کے آنے سے ہی تھی۔۔

..☆☆☆☆☆..

www.novelsclubb.com

رات کو تقریباً آٹھ بجے کے قریب سب کھانے کی میز پر جمع تھے، سربراہی کرسی پر آفندی صاحب براجمان تھے اور انکے دائیں جانب رضیہ، اور انکے ساتھ زین بیٹھا تھا جبکہ سامنے پہلی کرسی چھوڑ کر دوسری پر زویا بیٹھی ہوئی تھی، وہ تیز تیز قدم

اٹھاتی کھانے کی میز کی جانب لپکی اور پہلی کرسی پر براجمان ہوئی! سب ہی اسی کی طرف دیکھ رہے تھے جسکی ناک سرخ اور سانس پھولا ہوا تھا وہ یقیناً بھاگ کر آئی تھی اور ناک چھینکوں کہ وجہ سے سرخ تھا،

"شروع کریں؟" چھوٹتے ہی وہ بولی۔۔ باقی افراد یقیناً اسی کا انتظار کر رہے تھے۔۔

"کتنی مرتبہ بولا ہے کہ کھانے کی میز پر سب ٹائم سے آیا کریں! کھانے کو انتظار کروانا اچھی بات نہیں" رضیہ آفندی صاحب کو کھانا پروستی ہوئی کہہ رہی تھیں، انکی بات بھی بالکل ٹھیک تھی،

"جی" کہنے کے بعد اس نے بھی پلیٹ میں سالن نکالا اور پھر زویا اور زین بھی کھانا کھانے لگے، ابھی اس نے دو نوالے کھائے ہی تھے کہ چھینکنے لگی، ایک دو اور پھر تین اور پھر وقفہ وقفہ سے آتی رہیں کہ اسکا کھانا حرام ہو گیا۔۔

آفندی نے سوالیہ ابرو اٹھا کہ پہلے اسے دیکھا پھر رضیہ کو جو بتانے لگیں کہ بارش میں بھیگتی رہی ہے۔۔ پھر وہی ہوا جسکا میڈم کو پہلے سے پتہ تھا!

آج تو اچھی خاصی کلاس لگی جسے زویا اور زین بڑے مزے سے دیکھ رہے تھے، پھر اسکے بعد آفندی نے اسے کمرے میں جانے کا کہا اور ڈاکٹر کو فون کیا، رضیہ بیگم کو سوپ بنانے کا کہا ساتھ ہی قہوہ۔۔ قہوہ کے نام پر اس نے دل و جان سے خود کو کوسا تھا کہ کیوں بارش میں بھیگ گئی۔۔

وہ اٹھ کر کمرے کی جانب بڑھی اور پیچھے سے آوازیں سنائیں دیں "آپ لوگ ذرا جلدی فارغ ہو جائیں پھر چلتے ہیں حویلی، آج آہل آیا ہے، اس سے ملنے چلتے ہیں" کہنے والے آفندی صاحب تھے انہوں نے چونک کر ذرا دور کھڑی خیالوں میں گم اپنی بیٹی کو دیکھا "کیا ہوا بیٹا؟ کمرے میں جاؤ آرام کرو" وہ جو اپنی سوچوں میں گم تھی ایک دم ہوش میں آئی۔۔۔

www.novelsclubb.com

"ابا میں بھی چلوں آپکے ساتھ؟ کافی دن ہو گئے بی جان اور بڑے بابا سے نہیں ملی" اسکے لہجہ میں التجا تھی، رضیہ نے اپنے شوہر کی طرف دیکھا نظروں سے وہ انہیں

منع کر رہی تھیں، جسے آفندی سمجھ چکے تھے، لیکن بیٹی کی معصوم شکل کے سامنے انہیں کچھ نہیں دکھتا تھا۔۔

"لیکن بیٹا تم ٹھیک نہیں ہو"یعنی کہ بیگم کو راضی رکھنے کیلئے وی کوشش کی گئی۔۔

"نہیں ابا میں میڈیسن لے لونگی لیکن جانا ہے مجھے پلیز!!"وہ بات کرتے کرتے آگے بڑھ آئی تھی اور آفندی کے سامنے سارے زمانے کی معصومیت چہرے پر سجائے وہ التجا کر رہی تھی کہ پھر سے چھینک آئی، پھر ایک، دو، تین۔۔

"تم نہیں جاؤ گی گھر بیٹھو آرام سے کل چلی جانا"اب کی بار رضیہ نے نرم لہجے میں کہا۔۔۔

"نہیں! تم ساتھ چلو ویسے بھی طبیعت خراب اسکی، اکیلی کو گھر نہیں چھوڑ سکتے" حکم جاری ہوا اور وہ خوش ہو گئی۔۔

"تھینک یو ابا"وہ بڑے پیار سے بولی آ"پ دنیا کے بیسٹ فادر ہیں"۔۔۔

"بڑ بڑ کرنا بند کرو اور جا کے خود کو اچھے سے گرم کپڑوں میں میں لپیٹو" کھانا سب کھا چکے تھے تو رضیہ اور زویا برتن اٹھانے لگیں،،.جی! وہ سر ہلاتی ہوئی وہاں سے نکل گئی۔۔۔

تھوڑی ہی دیر بعد ڈاکٹر آ گیا تھا۔۔اسنے سوپ پیا، پھر قہوہ بھی (بھئی بی جان سے ملنے جانا تھا تو خوشی بہت تھی) پھر دوا لے کے وہ سب کیسا تھ آ کے گاڑی میں بیٹھ گئی۔۔چوکیدار نے دروازہ کھولا اور گاڑی گھر سے باہر نکل کہ زن سے آگے بڑھ گئی

۔۔۔

www.novelsclubb.com

..☆☆☆☆☆..

حویلی میں رونق مزید بڑھ گئی تھی۔۔آہل کے چار سال بعد کینیڈا سے واپس آنے پر سب ہی اس سے ملنے آئے تھے وہ اس خاندان کا لاڈلہ تھا سب ہی اس پہ جان وارتے تھے،ہال میں سب لوگ جمع تھے۔آفندی صاحب اپنی فیملی کے ہمراہ آئے تھے،اور آہل کی بڑی بہن بھی اپنے شوہر اور دو بچوں ساتھ آئی ہوئی تھی اور آہل کے چچا بھی اپنی بیوی اور اکلوتی بیٹی کیساتھ وہاں موجود تھے!ماحول کافی خوشگوار تھا، اور موسم اس سے بھی زیادہ دلنشین تھا۔۔بارش کے بعد ہلکی ہوائیں چل رہی تھیں اور نومبر کی سردی بھی جاری وساری تھی۔۔

www.novelsclubb.com

جہاں سب باتوں میں مگن تھے وہیں میڈم چھینکنے میں مصروف تھیں اب اسے باقاعدہ زکام ہو چکا تھا اور ناک ٹماٹر کی طرح سرخ۔۔

اس نے آتے ہی بی جان کو ایسے گلے لگایا جیسے صدیوں بعد ملی ہو حالانکہ ابھی چار دن پہلے وہ یہیں تھی، سب اسے یوں دیکھ کر حیران تھے اسکی آنکھوں میں ہلکی نمی تھی جسے دیکھ کہ بی جی پریشان ہوئیں تھیں، پوچھنے پر اس نے بہانا بنایا کہ زکام کہ وجہ سے آنکھوں میں پانی آرہا حالانکہ اسکی آواز بھی کانپ رہی تھی اس وقت۔۔۔

آہل نے اسے ایک نظر دیکھا تھا جو ناک کو ٹشو سے رگڑ رہی تھی۔۔اس کے بعد وہ باتیں کرنے میں مصروف ہو گیا تھا۔۔ کسی کی نظروں کی تپش وہ بہت اچھے سے محسوس کر گیا تھا اور جانتا بھی تھا کہ وہ کون ہے اس لیے اس نے اگنور کرنے میں ہی بھلائی جانی۔۔

"فلک بیٹا تم ایسا کرو اپنے کمرے میں جا کہ آرام کرو تمہارے طبیعت بگڑ رہی ہے" اسے بار بار چھینکتے دیکھ کہ بڑے بابا بولے تھے۔۔سب نے ایک ہی وقت میں فلک کی طرف دیکھا ان ہی میں سے ایک نظر آہل کی تھی ایک لمحہ کیلئے دونوں کی نظریں ملیں پھر وہ نظریں پھیر گئی۔۔

www.novelsclubb.com

بڑے بابا کی بات مانتے ہوئے وہ اٹھی اور اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

جیسے آہل سب کا لاڈلہ تھا ویسے ہی فلک بھی سب کی لاڈلی تھی وجہ انکی اکلوتی بیٹی کی اولاد ہونا تھا۔۔رضیہ بی جان اور بابا جان کی اکلوتی بیٹی تھی جس کے ہاں شادی کے سات سال بعد فلک پیدا ہوئی تھی بہت ہی منتوں مرادوں اور دعاؤں سے لی گئی انکی لاڈلی فلک، وہ اپنے نانا اور نانی کی لاڈلی تھی اور اکثر انہی کیساتھ حویلی میں رہتی تھی،اس کیلئے ایک کمرہ الگ تھا جہاں وہ جب بھی آتی تھی اور رہتی تھی۔زینے چڑھنے سے پہلے وہ کچن کی جانب مڑی وہاں سے ایک کپ نیم گرم پانی پینے کے بعد وہ اپنے کمرے میں چلی گئی تھی۔۔

دوا کے زیر اثر اسے کافی دیر چھینکتے رہنے کے بعد نیند آ گئی تھی اور وہ تھوڑی ہی دیر میں گہری نیند سو چکی تھی البتہ وہ کچھ بھول رہی تھی لیکن کیا؟ اسے یاد نہیں رہا۔۔

رات کو تقریباً ایک بجے وہ لوگ گھر جانے کیلئے اٹھے تھے اور جب فلک کو بلانے زویا اسکے کمرے میں آئی تو وہ سو رہی تھی اس نے نیچے جا کہ بتایا تو بڑے بابا نے

اسے یہیں رہنے کی تلقین کی،اسکے بعد پھر سب آہستہ آہستہ وہاں سے چلے گئے تھے۔۔چچاجی بہت پہلے ہی جا چکے تھے ان کے پیچھے پھر آہل کی بڑی بہن اور اب آفندی صاحب بھی وہاں سے واپس جا چکے تھے۔۔ہال میں ایک دم سے سناٹا چھا گیا تھا پھر باقی افراد بھی اٹھ اٹھ کے اپنے کمروں میں چلے گئے۔۔

آہل اپنے کمرے کے دروازے کا ہینڈل پکڑے کھڑا تھا جب اسے ساتھ والے کمرے سے روشنی باہر آتی دکھائی دی۔۔آہل نے قدم دوسرے کمرے کے جانب بڑھائے، ہلکی سی آواز کیساتھ اس نے دروازہ کھولا، کمرے میں بڑی لائٹ جل رہی تھی،اور کھڑکیوں کے پردے پرے کیے ہوئے تھے،اس نے آگے بڑھ کر ایک گہری نظر سوئے ہوئے وجود پہ ڈالی، وہ سوتے ہوئے واقعی معصوم لگ رہی تھی" معصوم چڑیل" بلااختیار آہل بڑبڑایا اور پھر کھڑکیوں کے پردے برابر کرکے واپس مڑا اس نے ہیٹر آن کیا اور کمرے کے دروازے پر پہنچ کر ایک بار پھر اس سوئی ہوئی معصوم چڑیل کو دیکھا اور پھر بڑی لائٹ آف کرتے ہوئے اس نے زیرو کا

www.novelsclubb.com

بلب آن کیا اور دروازہ بند کر کے اپنے کمرے میں چلا گیا، کچھ ہی دیر بعد اسکے کمرے کی بھی لائٹ بند ہو چکی تھی۔۔

..☆☆☆☆☆..

www.novelsclubb.com

صبح تقریباً سات بجے کے قریب اسکی آنکھ کھلی، کمرے میں نیم تاریکی تھی، اسے یکدم گرمی کا احساس ہوا وہ اٹھ کر بیٹھی اور کمبل پرے کیا، پھر اس نے خود کو کسی اور جگہ محسوس کیا یاد آنے پر کہ وہ کہاں ہے اس نے گہرا سانس لیا اور جلدی سے کوٹ

اتارا، کل وہ اتنی خراب حالت میں تھی کہ کب آنکھ لگی پتہ ہی نہیں چلا اور وہ یونہی اونی کوٹ پہنے سو رہی تھی، اور پھر ہیٹر نے کمرے کی گرمائش کو بڑھا دیا تھا۔۔ وہ بیڈ سے اتری اور سب سے پہلے اس نے ہیٹر آف کیا اور پھر کھڑکیوں پر سے پردے پرے کیے، باہر کی روشنی سے اسکی آنکھیں چندھیا گئیں۔۔ اس نے کھڑکیاں کھولیں تو ٹھنڈی اور تازہ ہوا نے اسکے چہرے کو چھوا، چہرے پر آئے بال ہوا کے جھونکے سے الجھنے لگے۔۔۔ ٹھنڈی ہوا نے اسے ایک دم فریش کر دیا تھا۔۔ کل رات والا زکام اور چھینکیں اڑن چھو ہو چکی تھیں۔۔۔ اسکی نظریں باہر گارڈن میں پودوں کو پانی دیتے آہل پر گئیں۔ وہ سفید ٹراؤزر پر سیاہ ہڈی پہنے ہوئے تھا اور اسکے چہرے پر آئے پسینے سے واضح تھا کہ وہ جم سے لوٹا تھا اور آتے ہی پودوں کو پانی دے رہا تھا۔۔ وہ اسے دیکھتی رہی جو بڑے مصروف انداز میں ائیر پوڈز لگائے اپنا کام کر رہا تھا۔۔ پھر اچانک اس نے اوپر دیکھا جہاں کھڑکی میں فلک کھڑی اسے تک رہی تھی اس کے دیکھنے پر وہ ہڑبڑا گئی اور جلدی سے کھڑکی سے پیچھے ہٹی اور واش

روم میں گھس گئی، بیس منٹ بعد وہ اپنے کمرے سے باہر نکلی تھی اور پھر ڈائینینگ ٹیبل پر پہنچی جہاں سب پہلے سے موجود ناشتہ کررہے تھے وہ بھی حفصہ کیساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی۔۔اس کے بیٹھتے ہی سب نے اس سے اسکا حال پوچھا تھا اور مسکرا کر اپنی خیریت بتائی کہ اب وہ ٹھیک ہے، آہل خاموشی سے بی جان کیساتھ والی کرسی پر بیٹھا ناشتہ کررہا تھا، پانچ منٹ بعد ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا اور کسی ضروری کام کا بتا کہ وہاں سے نکل گیا۔۔حفصہ نے فلک کو ناشتہ سرو کیا، فلک نے خوشدلی سے ناشتہ کیا اور پھر ڈرائیور کیساتھ گھر جانے کا کہا۔۔

"ارے بیٹا پہلے بتاتی آپ آہل آپ کو ڈراپ کردیتا"حفصہ نے بڑے پیار سے کہا تھا یقیناً وہ بھی فلک کو اپنی دوسری بیٹی ہی سمجھتی تھیں!

"نہیں نہیں! میں ڈرائیور کیساتھ چلی جاؤں گی"آہل کے نام پر وہ سٹپٹا گئی تھی، پھر خود کو نارمل کرتے ہوئے مسکرا کر کہا۔۔

www.novelsclubb.com

"میں تو کہہ رہی تھی کہ تم ایک دو دن اور رہو! رضیہ پتہ نہیں تمہارا خیال رکھے گی اچھے سے کہ نہیں" بی جان نے اسکی خراب طبیعت کو مد نظر رکھتے ہوئے کہا، وہ انہیں کمزور سی لگ رہی تھی۔۔۔

"نہیں بی جان میں اب ٹھیک ہوں! بس پیپر ہونے والے ہیں تو گھر جا کہ پڑھوں گی" اس نے بڑے تحمل سے اپنی بات سمجھائی۔۔

پھر اسکی بات سمجھتے ہوئے بابا جان نے ڈرائیور سے کہ کے اسے گھر بھجوا دیا۔۔۔

"یہ ان دونوں کو کیا ہو گیا ہے؟ انکا کوئی جھگڑا ہوا ہے کیا؟ یا پھر پکی پکی صلح ہو گئی ہے؟" فلک اور آہل کے جانے کے بعد بی جان ٹیبل پر بیٹھے باقی نفوس سے ہم کلام ہوئیں۔

www.novelsclubb.com

"میں بھی دیکھ رہی ہوں کل سے ان دونوں نے نا ہی کوئی بات کی نا ہی کوئی پنگا کیا ہے! ورنہ یہ دونوں تو کبھی بھی اتنے چپ نہیں رہے" حفصہ جو سب نوٹ کر رہی تھیں وہ بھی بولیں۔۔

"پہلے بچے تھے نادان تھے اب بڑے ہو گئے ہیں! اور ویسے بھی آہل چار سال بعد واپس آیا ہے تو اسی وجہ سے اب جھجھک ہو گی دونوں میں" اب کی بار احمد ضیاء نے مداخلت کی۔۔

"نہیں معاملہ کچھ اور ہے" چائے کا خالی کپ میز پر رکھتے ہوئے بابا جان گہری سوچ میں تھے۔۔

"اللہ سب خیر کرے! میرے بچے پہلے جیسے ہنستے مسکراتے ہو جائیں" بی جان نے سچے دل سے دعا کی تھی۔۔

"آمین" صدق دل سے حفصہ بولیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

..☆☆☆☆☆..

محمد ضیاء قریشی اپنے ضلع کے جانے مانے انسان تھے ہر کوئی انہیں عزت دیتا تھا اور وہ تھے بھی فوجی تو انکی شخصیت کا رعب ہی الگ تھا۔۔ انکی شادی گھر والوں کی مرضی سے ہوئی اور انہیں بی جان کی صورت میں نیک اور صالح بیوی ملی، جس نے ہر قدم پہ ضیاء کا ساتھ دیا۔۔

اللہ پاک نے خاص کرم کیا تھا اور سب سے بڑے احمد ضیاء اور اس سے چھوٹے مصطفیٰ ضیاء اور پھر ان دو بھائیوں کی اکلوتی اور چھوٹی بہن رضیہ کی شکل میں اللہ پاک نے انہیں صالح اولاد سے نوازا تھا۔۔

جب بچے بڑے ہوئے تو محمد ضیاء نے انکے بہترین مستقبل کیلئے سر توڑ کوشش کی اور کوششیں رنگ لائیں۔۔ احمد ضیاء ایک کامیاب بزنس مین رہے جبکہ ان سے چھوٹے مصطفیٰ ضیاء نے وکالت کی دنیا میں قدم رکھا اور کامیاب ہوئے۔۔ رضیہ کو

پڑھائی کا زیادہ شوق نہیں تھا تو بی جان نے اسکا انٹر مکمل ہونے کے بعد گھریلو کام کاج سکھائے اور یوں وہ ایک سگھڑ بیٹی بن گئی۔۔

احمد ضیاء کی شادی بابا جان کی مرضی سے انکے دوست کی بیٹی ساتھ تہہ کر دی گئی۔ حفصہ کافی سمجھدار، خوبصورت اور پڑھی لکھی لڑکی تھی تو احمد کو کوئی اعتراض بھی نا رہا۔۔انکی شادی کے موقع پر ہی مصطفٰی ضیاء کی پسند کی منگنی ہوئی! انکی پسند یونیورسٹی لائف کی ایک لڑکی زرینہ تھی۔۔

احمد ضیاء کی شادی کے چار ماہ بعد ہی حویلی میں رضیہ کا رشتہ مصطفٰی کے توسط سے آیا تھا، لڑکا وکیل تھا اور مصطفٰی کا دوست بھی تو ہر کسی کو وہ پسند آیا تھا، عاجز اور سعادت مند آفندی رضیہ کو بھی پہلی نظر میں بھا گیا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

دونوں کی منگنی کی رسم سادگی سے ادا کی گئی پھر چھ ماہ کے وقفے سے شادی رکھ دی گئی۔۔ مصطفٰی اور زرینہ، رضیہ اور آفندی کی شادی کی دھوم مچ گئی۔۔پوری حویلی کو

اچھے سے سجایا گیا۔۔شادی کی تقریبات خیریت سے ادا ہو گئیں !ایک بیٹی رخصت ہوئی تو دوسری بیٹی نے حویلی میں قدم رکھے۔۔

احمد ضیاء کی شادی کے ڈیڑھ سال بعد انکے ہاں بیٹی پیدا ہوئی تھی !پوری حویلی میں خوشی کا سماں تھا۔۔ مصطفیٰ ضیاء کی شادی کے کچھ ہی ماہ بعد زرینہ نے گھر میں فساد کرنا شروع کر دیا۔۔ مصطفیٰ ماں باپ کا فرماں بردار بیٹا تھا وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کے ماں باپ کو کوئی تکلیف پہنچے اسی لیے اس نے پیار سے اپنے ماں باپ سے بات کی اور جائیداد سے اپنا حصہ مانگا۔۔ محمد ضیاء کوئی کم ظرف نہیں تھے اسی لئے انہوں نے اور بی جان نے راضی خوشی اپنے بیٹے کو اسکی جائیداد کا حصہ دیا، جس میں سے مصطفیٰ نے اسی شہر میں حویلی سے ذرا دور اپنا بنگلہ خرید لیا تھا اور وہ زرینہ کو لے کہ وہیں شفٹ کر گئے۔۔احمد ضیاء کے ہاں بیٹی کی پیدائش کے دو سال بعد پھر سے ایک بچے کہ آمد متوقع ہوئی۔۔اور وہ آنے والا بچہ اس حویلی کا لاڈلہ اور اکلوتا وارث آہل احمد ضیاء تھا۔۔

www.novelsclubb.com

اللہ کی کرنی ایسی ہوئی کہ مصطفیٰ اور زرینہ کے ہاں شادی کے پانچ سال بعد اولاد ہوئی، اور اللہ نے انہیں بیٹی جیسی رحمت سے نوازا۔۔ زرینہ نے حویلی میں آکہ بی جان اور باباجان سے اپنی غلطیوں کی معافی مانگی تھی۔۔ پھر باباجان نے ہی اپنی پوتی کا نام اجالا رکھا تھا۔۔

اجالا کی پیدائش پر آہل ڈھائی سال کا تھا اور وہ اپنی توتلی زبان سے باتیں کرنے لگا تھا ۔۔

رضیہ نے بہت منتیں مانیں، دعائیں کی اور اللہ نے سات سال بعد فلک سے نوازا اور فلک میں تو جیسے پورے ضیاء خاندان کی جان بستی تھی۔۔ آہل سب کے جگر کا ٹکڑا جبکہ فلک سب کا دل بن کر دھڑکتی تھی، اسے ذرا سا کچھ ہوتا بعد میں پہلے ساری حویلی میں بھاگ دوڑ مچ جاتی تھی۔۔ اجالا کی نسبت آہل فلک کیساتھ زیادہ وقت گزارا کرتا تھا۔ فلک جب بول بھی نہیں سکتی تھی جب وہ کچھ سمجھ بھی نہیں سکتی تھی وہ تب بھی اس سے باتیں کیا کرتا تھا، آہل فلک سے چار سال اور کچھ ماہ بڑا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

مصطفیٰ ضیاء کی صرف ایک ہی بیٹی تھی بیٹے کیلیئے بہت دعائیں کی لیکن جیسے اللہ کو منظور!

فلک تب تین سال کی تھی جب رضیہ نے جڑواں بچوں کو جنم دیا،ایک لڑکا اور ایک لڑکی،ان دونوں کا نام بی جان نے زویا اور زین رکھا تھا۔۔اور ایسے سب کی فیملیز مکمل ہوئیں۔۔

..☆☆☆☆☆..

www.novelsclubb.com

گھر واپس آکر اسے سکون محسوس ہو رہا تھا، آتے ہی وہ اپنے کمرے میں گئی اور بیڈ پر جا کہ بیٹھ گئی، وہ کہیں الجھی ہوئی تھی، تھوڑی ہی دیر بعد اسے نیند آنے لگی اور پھر کچھ ہی پل میں دنیا و جہاں سے بیگانہ وہ سو رہی تھی۔۔

آہل دوپہر بارہ بجے گھر واپس آیا تھا، اس نے سب کیساتھ مل کر کھانا کھایا چائے پی ہلکی پھلکی گفتگو کی اور پھر اٹھ کر اپنے کمرے میں چلا گیا۔ کمرے میں آنے کے بعد اس نے جیکٹ اتار کے صوفے پہ رکھی شوز اتارے، گھڑی اتار کی سائیڈ ٹیبل پر رکھی، اور لیپ ٹاپ لیکر وہیں صوفے پر بیٹھ گیا۔۔ وہ لیپ ٹاپ پر نظریں جمائے مصروف تھا جب موبائل کی بیپ نے اسے متوجہ کیا۔ موبائل اٹھا کر اس نے دیکھا تو میسج تھا، میسج پڑھ کر اس کے چہرے پہ واضح ناگواری تھی، ایک دم سے اس نے آنکھیں بند کر کے گہرا سانس خارج کیا۔۔ وہ کسی گہری سوچ میں گم تھا جب موبائل دوبارہ سے رنگ ہوا اس بار کال آ رہی تھی، اس نے کال اٹینڈ کی دوسری طرف سے نسوانی آواز ابھری۔۔

www.novelsclubb.com

"کال کٹ مت کرنا میری بات سن لو پلیز!" وہ کہہ رہی تھی

"جلدی بولو" سرد مہری سے آہل گویا ہوا۔۔

"میں تمہیں پسند کرتی ہوں بچپن سے، شادی کرنا چاہتی ہوں!" وہ ایک ہی سانس میں بولی تھی۔۔۔

"اور کچھ؟" وہی بیزار لہجہ۔۔۔ "اور یہ کہ میں بابا سے بات کروں گی اب وہ بی جان سے بات کریں گے! تم میرے علاؤہ کسی سے شادی نہیں کر سکتے" آخر میں اسکی آواز رندھ گئی تھی۔۔۔

"آہل احمد ضیاء مر تو جائے گا لیکن تم جیسی بد تمیز لڑکی سے شادی ہر گز نہیں کرے گا! آئیندہ مجھے تنگ مت کرنا" کاٹ دار لہجے میں اسے تنبیہہ کرتے ہوئے وہ فون بند کرنے لگا تھا جب دوسری جانب سے اسکی آواز ابھری "میں مر جاؤں گی آہل، میرے ساتھ ایسا مت کرو" وہ منت کر رہی تھی۔۔۔

"مر جاؤ! تم اسی قابل ہو" دوسری طرف سناٹا چھا گیا تھا، یقیناً وہ صدمہ میں تھی یا حیرت میں۔۔ آہل نے مزید کسی جواب کا انتظار کیے بغیر کال ڈسکنکٹ کر دی۔۔ اور وہ میسج بھی ڈیلیٹ کیا جو ابھی تھوڑی دیر پہلے آیا تھا وہ ایک انتہائی گھٹیا قسم کی شاعری تھی۔۔۔ اور دوسری طرف وہ موبائل ہاتھ میں پکڑے حیرانی سے دیکھ رہی تھی، اسے توقع نہیں تھی کہ وہ اتنا سرد لہجہ اپنا لے گا، نخوت سے ناک چڑھاتی وہ آنکھ میں آیا ایک آنسو صاف کرنے لگی... "اف یہ رونے کی ایکٹنگ کتنی مشکل ہے"۔۔ بیزاری سے کہتی وہ کچھ سوچ کہ طنزیہ انداز میں ہنسی۔۔۔۔

موبائل کو دے مارنے کے انداز میں اس نے صوفے کے سامنے پڑے میز پر پٹخا اور اپنے بالوں کو نوچنے کے انداز میں پکڑ کہ بیٹھ گیا، یہ سب بہت عرصے سے چلتا آ رہا تھا اسے اب یہ ختم کرنا تھا، بہت دیر سوچنے کے بعد وہ کسی نتیجہ پر پہنچ کر لیپ ٹاپ بند کر کے موبائل کو پینٹ کی جیب میں رکھتا ہوا سلیپرز پہن کہ وہ کمرے سے باہر نکل گیا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

باہر سورج کی کرنیں کم ہونے لگیں تھیں، سردیوں کی وجہ سے دیر سے سورج کا نکلنا اور پھر جلد ہی غروب ہو جانا۔۔ ہوا میں خنکی بڑھ گئی تھی، کل والی بارش کے اثرات ابھی تک زائل نہیں ہوئے تھے۔ وہ ٹیرس پر کھڑا موبائل کو ہاتھ میں گھما رہا تھا نظریں کسی غیر مرئی نقطہ پر جمی تھیں۔ چہرہ پہ بلا کی سنجیدگی اور سختی تھی، پھر اس نے خود کو کمپوز کرتے ہوئے ایک نمبر ملایا اور کان سے لگایا، دوسری جانب رنگنگ ہو رہی تھی، تیسری بیل پہ فون اٹھالیا گیا تھا، اور اب وہ نرم لہجے میں کسی سے بات کرنے میں مصروف تھا، دوپہر آہستہ آہستہ شام میں ڈھل رہی تھی۔۔ حویلی سے تھوڑا دور آفندی ہاؤس جاؤ تو وہ اپنے کمرے میں ہنوز پڑی سو رہی تھی، اسکی آنکھ عصر کی اذان سے کھلی تو وہ اٹھ بیٹھی۔۔ کھلے بالوں کو جوڑے میں باندھا اور سلیپرز پہنتے ہوئے واش روم میں بند ہو گئی، ٹھیک پانچ منٹ بعد وہ تر چہرہ لیے کمرہ کے وسط میں کھڑی تھی فولڈ کی ہوئی آستینیں کھولی، جوڑا کھول کہ ہلکی سی چٹیا کی

www.novelsclubb.com

اورالماری سے چادر نکال کہ حجاب کی صورت لیتے ہوئے وہ جائے نماز بچھانے لگی، قبلہ رُخ کھڑے ہونے کے بعد اس نے نیت باندھی اور نماز شروع کر دی۔۔

اس کے کمرے سے باہر نیچے جاؤتو ایک کمرے میں کھلبلی سی مچی ہوئی تھی، زویا اور زین یقیناً کسی بحث ومباحثہ میں مصروف تھے، زین زویا سے پورا ایک منٹ بڑا تھا مگر مجال ہے جو بڑے ہونے کے ناطے اسے کوئی فائدہ ہوا ہو؟ دونوں بہنیں اسے تنگ کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتی تھیں، اور اگر کبھی فلک اور زویا میں لڑائی ہو جائے تو زین سے کہا جاتا کہ کسی ایک کو منتخب کرو!

"زینی میری جان! دیکھ فلک آپی تیرے سارے کام کرتی ہے نا؟ مجھے چن کے ذرا اس ڈائن کو بتا کہ ہم دونوں کی پاور کیا ہے" فلک بڑا مکھن لگاتے ہوئے اسے کہہ رہی تھی آنکھوں میں چمک تھی جیسے وہ اسے ہی چنے گا

www.novelsclubb.com

"دیکھ زینی اگر تو آپی کی طرف گیا تو یاد رکھنا تیرا سارا کالا چٹھا کھول کے رکھ دونگی بابا کے سامنے، اچھا بھائی ہونے کا ثبوت دو، ابھی فلک آپی سے کٹی کرو میں پزا کھلاؤں

گی "کالا چٹھا کا نام سن کہ جہاں زین کا رنگ اڑا وہیں پزا کا سن کہ اسکے منہ میں پانی آ گیا۔۔

"دیکھ زینی یہ بابا کو کچھ نہیں بتا سکتی! کیونکہ بابا بدلے میں پوچھیں گے کہ پہلے کیوں نہیں بتایا؟ تو پھر اسکی وی شامت آئے گی اس لیے تم بے فکر رہو، اور میں پزا کیساتھ تمہیں تمہارا فیورٹ زنگر برگر بھی کھلاؤں گی، بس جلدی سے بول کے تو میرے ساتھ "بحث تو جو ہونی تھی ہو ہی رہی تھی مگر جو زین کو زینی بنایا اس نے زین کا موڈ بگاڑا، مگر آفرز ابھی تک بہت اعلیٰ قسم کی آ رہی تھیں دونوں فریقین کی طرف سے تو لہذا سننے میں کوئی حرج نہیں تھا، دونوں ہاتھ سینے پہ باندھنے کے بعد وہ بیڈ پہ بیٹھ گیا اور اب سامنے اپنی بہنوں کو دیکھنے لگا، جن کی آفرز بڑھ رہی تھی ساتھ میں چٹ پٹی باتیں! اس سے پہلے وہ کوئی آفر قبول کرتا کمرے میں رضیہ بیگم آ گئیں! دروازہ کھلا ہوا تھا اسی لیے وہ بنا کسی رکاوٹ کے دروازے میں کھڑی تھیں اور اب اپنی بیٹیوں کو دیکھ رہی تھیں جو بڑھا چڑھا کے زین کو لالچ دینے میں مصروف تھیں، رضیہ کی

www.novelsclubb.com

طرف ان دونوں کی پشت تھی اسی لیے وہ دیکھ نہیں پائیں اور اپنے محاذ پہ ڈٹی رہیں، البتہ زین دیکھ چکا تھا اور وہ بیڈ سے اچھل کے سیدھا ہو کہ کھڑا ہوا، آنکھوں سے ان دونوں کو اشارہ کر رہا تھا جو واقعی جنگ کے میدان میں کھڑی تھیں۔۔"امی کوئی کام تھا تو مجھے بلا لیتی میں آ جاتا" زین نے دروازے میں کھڑی رضیہ کو دیکھتے ہوئے کہا کیونکہ وہ دونوں بریک پہ پاؤں نہیں رکھ رہی تھیں! "امی کا نام لیکر زیادہ بنو مت، اب نہیں ڈرنے والی ہم تمہاری ان چالاکیوں سے" زویا نے تو گویا آگ میں تیل چھڑکا، رضیہ جو پہلے سے آگ بگولہ بنی کھڑی تھیں اسکی بات پہ پھٹ پڑیں۔۔ دونوں نے یکدم پلٹ کے دیکھا جہاں رضیہ اب صلواتیں سنا رہی تھیں، بس پھر آگے کیا ہونا تھا؟ زویا اور زین کی پٹائی اور فلک کی رہائی۔۔

www.novelsclubb.com

اور ابھی بھی وہ دونوں کسی بحث میں مصروف تھے جب دروازے پہ دستک ہوئی، دونوں نے مڑ کر دیکھا کیونکہ ایسا پہلی بار تھا کہ انکے کمرے کے دروازہ پہ نہایت مؤدبانہ دستک ہوئی تھی، "کیا میں اندر آ جاؤں" آہل کھڑا پوچھ رہا تھا۔۔

"ارے آہل بھائی آپ کب آئے؟ آیئے اندر آیئے" زویا نے آگے بڑھ کر اسے کمرے میں آنے کی دعوت دی۔

کمرے میں داخل ہوتے ہی آہل نے چاروں طرف نظریں گھمائیں، "واؤ! اتنی خوبصورت ڈیزائننگ؟ تم تو بہت ٹیلنٹڈ ہو" وہ زویا کی طرف دیکھتے ہوئے بولا! اسکے چہرے کے تاثرات بتا رہے تھے کہ وہ خاصا متاثر ہوا تھا۔۔۔

"نہیں نہیں! یہ پینٹنگز اور ہینڈ میڈ وال ہینگنگ آپی نے بنائے ہیں! اور جو چیزیں انہوں نے نہیں بنائی وہ بازار سے خریدی ہیں، البتہ یہ ساری ڈیزائننگ آپی نے کی ہے" آہل جو کمرہ دیکھنے میں مگن تھا فلک کے ذکر پہ چونکا ہوا اور بلا اختیار تعریف کر گیا" یہ پینٹنگز اور وال ہینگنگ کمال کی آرٹ ہیں، اور بازار سے خریدی گئی چیزوں میں بھی خاصا ذوق نظر آرہا ہے، فینٹیسٹک" زویا اور زین نے بھی تائید کی بلاشبہ فلک کا ذوق قابلِ داد تھا۔

www.novelsclubb.com

"بھائی آپ بیٹھیں نا" زین نے جلدی سے بیٹھنے کی جگہ دی۔۔ "اوہ! نہیں میں تم لوگوں کو بلانے آیا تھا میں جب آیا تو پھوپھو تم لوگوں کو آوازیں دے رہی تھیں! میں نے سوچا میں بلا دوں تم دونوں کو! آجاؤ جلدی سے" کہتے ہوئے وہ رکا نہیں بلکہ کمرے سے نکل گیا تھا اس کے پیچھے ہی زین اور زویا بھی چل پڑے اب انکا رخ کچن کی جانب تھا۔۔

واپس اوپر کمرے میں آو تو وہ نماز پڑھ چکی تھی اب کتابوں میں سر دیے بیٹھی تھی لیپ ٹاپ کھلا پڑا تھا اور وہ برق رفتاری سے پین کی مدد سے نوٹس پر کچھ لکھتی جا رہی تھی کہ اچانک اسکا فون رنگ ہوا، سکرین پہ سارہ کا نام جگمگا رہا تھا، اس نے جھٹ سے کال پک کی دوسری جانب سے سارہ نے رسمی علیک سلیک کے بعد کام کی بات کی۔۔ "ہاں یار وہی کر رہی ہوں! کچھ سوال اتنے پچیدہ ہیں کہ مجھ سے حل نہیں ہو پا رہے اوپر سے کل پیپر ہے، ہاں ہاں وہی ہیں! کیا مطلب تمہارا ابھی نہیں ہوا؟ ..." دوسری جانب سے سارہ کچھ کہہ رہی تھی۔۔ "چلو ہم مل کر کرتے ہیں پھر!

www.novelsclubb.com

تم آسکو گی ؟،،، ہونہہ اچھا ! چلو میں امی سے پوچھ کے بتاتی ہوں، اوکے ٹھیک ہے" بات ختم کرنے کے بعد اس نے فون سائیڈ پہ رکھا اور اٹھ کھڑی ہوئی ۔۔ رضیہ کو منانا تھا اب ! رات کا وقت ہو رہا تھا اوپر سے سارہ کا گھر بھی دور تھا تو رضیہ آسانی سے ماننے والی نہیں تھی ۔۔ منہ میں دعائیں کرتی وہ دوپٹہ کندھوں پر ڈالتی نیچے اتری، اس نے ابھی تک اپنے کپڑے نہیں بدلے تھے، وہی یلو گھٹنوں تک آتے کرتے کے ساتھ سفید جینز اور سفید ہی دوپٹہ لیا ہوا تھا ۔۔۔ "امی ۔۔ امی" وہ زینے اترتی رضیہ کو آوازیں لگاتی کچن کی طرف آ رہی تھی اور ساتھ ساتھ اونچی آواز میں بول بھی رہی تھی، "امی مجھ سے کچھ سوال نہیں ہو رہے، مجھے سارہ کی طرف" ۔۔۔ اسکے اگلے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے جب اس نے کچن میں سب کے ساتھ بیٹھے آہل کو دیکھا ایک لمحہ کیلئے نظریں ملیں، پھر وہ چونکی ۔۔ کیا سارہ کی طرف ؟؟ رضیہ مصروف سی بولیں وہ اس وقت چولہے پر پڑی کڑاہی میں چمچ ہلا رہی تھیں ۔۔۔ "نہیں کچھ نہیں" کہتے ساتھ ہی وہ کچن سے باہر نکل آئی ۔۔ عجیب لڑکی ہے یہ

www.novelsclubb.com

۔۔رضیہ کی آواز اب مدھم ہو رہی تھی وہ زینے چڑھنے لگی۔۔"آہل بیٹا تم آج رات کھانا ہمارے ساتھ کھاؤ گے ! میں تمہاری پسند کی چیزیں بناؤں گی"۔۔مدھم آواز اسکے کانوں تک پہنچ رہی تھی،ایک منٹ کیلیئے وہ زینے چڑھتے ہوئے رکی اور کچن کی طرف دیکھا جہاں سے آوازیں آرہی تھیں۔۔لمحہ بھر کیلیئے اسکی آنکھوں میں اداسی،اذیت اور تکلیف ابھری مگر اگلے ہی لمحے وہ تیزی سے زینے چڑھتی کمرے میں بند ہو گئی۔۔۔اس نے سارہ کو وڈیو کال کی اور پھر دونوں نے وہیں آن لائن بیٹھ کے پچیدہ سوال حل کیئے۔۔رات کو ساڑھے آٹھ بجے وہ پڑھائی سے فارغ ہوئی،چیزیں سمیٹتے ہوئے اس نے گہرا سانس لیا اور پھر کھڑکیوں کی طرف آئی ! اس نے ایک کھڑکی کھولی ٹھنڈی ہوا نے اسکا استقبال کیا۔وہ بند آنکھوں سے مسکرا دی۔۔اس نے نظر اٹھا کہ آسمان کو دیکھا جہاں آدھا چاند اپنی چاندنی لیے پورے آب وتاب سے چمک دمک رہا تھا۔۔اسے یہ سب بہت پسند تھا،خاص طور پر اوپر والے پورشن میں کھڑکی والا کمرہ،سردیوں کی بارش میں بھیگنا،رات کے

www.novelsclubb.com

اندھیرے میں چاند سے باتیں کرنا، آنکھیں بند کر کہ ہواؤں کو محسوس کرنا اور وہ کہتی تھی کہ ہوائیں پیغام لاتی ہیں انہیں اگر ہم محسوس کریں تو جان جائیں کہ ہوا میں کتنی اداسی، نمی، غم، خوشی اور مسرت رچی ہے۔۔ یہ فلک آفندی تھی دنیا کو محسوس کرنے والی ایک منفرد اور نادان لڑکی۔۔۔ وہ ابھی چاند کو تک رہی تھی جب لان میں کسی کے فون پر بات کرنے کی آواز آئی۔۔ آہل فون کان سے لگائے کسی سے بات کرنے میں مصروف تھا، بائیں ہاتھ میں موبائل پکڑے وہ اپنی کلائی میں پہنی گھڑی پر وقت دیکھ رہا تھا پھر تھوڑی ہی دیر بعد وہ فون بند کر چکا تھا۔۔ فلک اسکے دیکھنے سے پہلے ہی کھڑکی سے ہٹ گئی تھی۔۔۔ آہل کی نظریں بلا اختیار اوپر کھڑکی پر گئیں، کھلی کھڑکی اسے کسی کی موجودگی کا بتا رہی تھی، پھر وہ گھر کے بیرونی حصے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

آفندی صاحب آ چکے تھے لہٰذا کھانا بھی لگا دیا گیا، آہل کو دیکھ وہ بہت خوش ہوئے تھے، اور رضیہ نے میز مختلف کھانوں سے بھر دی اور وہ سب کچھ آہل کی پسند کا تھا

۔۔ چکن کڑاہی، بریانی، رضیہ کے ہاتھ کے بنے سپیشل کوفتے،اور فلک کے ہاتھ کے بنے کباب، جنہیں بنا کے اس نے کچھ دن پہلے فریز کیا تھااور زویا نے نکال کے بس فرائی کر لیا۔۔

کھانی کی میز پر سب بیٹھ چکے تھے فلک بھی آچکی تھی۔ کھانے کے دوران رضیہ آفندی اور آہل کے درمیان ہلکی پھلکی باتیں ہوتی رہیں، باتوں ہی باتوں میں آہل نے کباب اپنی پلیٹ میں رکھااور چھری کانٹے کی مدد سے کھانے لگا،ناچاہتے ہوئے بھی فلک نے اسے غور سے دیکھا جو بڑے مزے سے کھا رہا تھا،اسکے چہرے پہ واضح تھا کہ کباب اسے بہت پسند آئے۔۔اس نے ایک کے بعد دوسرا کباب لیا فلک اسے خاموشی سے نوٹ کر رہی تھی، جب آہل کو یقین ہو گیا کہ فلک کا دھیان ادھر ہی ہے تو اس نے بلااختیار کھانسی کی، رضیہ نے پانی کا گلاس آہل کی طرف بڑھایا جسے پکڑتے ہوئے وہ ایک سانس میں گلاس میں خالی کر گیا،، "کیا ہوا آہل بیٹا" آفندی صاحب فکرمندی سے پوچھ رہے تھے۔۔۔ "کچھ نہیں انکل بس مرچیں

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تھوڑی زیادہ تھیں میرے حساب سے !کافی دیر بعد دیسی کھانے کھارہاہوں اس لیے شاید" نیپکن سے منہ تھپتھپاتے وہ بول رہاتھا، فلک کاتو منہ کھل گیااسکے جھوٹ اور چالاکی پر۔۔"کتنے مزے سے کھارہاتھا یہ تو، مجھے لگاتھابدل گیاہوگالیکن آج بھی وہی ہے پوری کی پوری فلم، ڈرامہ باز کہیں کا" دل ہی دل میں بڑبڑاتی وہ کباب پلیٹ میں رکھنے لگی۔۔ جیسے ہی اس نے کباب منہ میں رکھا، مرچوں سے اسکا منہ جل گیا، دیکھتے ہی دیکھتے اسکی آنکھوں میں پانی آگیااور ہلکی گرے آنکھیں گلابی ہونے لگیں۔۔اس نے جلدی سے ہاتھ بڑھاکہ پانی پیا، شکر کہ اسکی کاروائی کوکسی نے دیکھانہیں سب مصروف تھے، وہ سوچتے ہوئے پانی پی رہی تھی لیکن وہ انجان تھی کہ وہاں بیٹھاایک وجوداسکی ہر حرکت نوٹ کررہاتھا۔۔۔۔ کھانے کے بعد میٹھااور پھر چائے سروکی گئی۔۔رات گیارہ بجے آہل گھر کیلیئے نکل چکا تھا، پھر گھر کے باقی افراد بھی اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے، زویااور زین ایک کمرے میں ہوتے تھے ان کے ساتھ والے کمرے میں آفندی صاحب اور انکی بیگم جبکہ اوپر والے

www.novelsclubb.com

پورشن میں کھڑکی والے کمرے میں فلک کا بسیرا تھا۔۔فلک اپنے کمرے میں آ کہ ٹہلتی رہی ساتھ ساتھ سوچنے کا کام جاری تھا، تھوڑی دیر بعد وہ اپنے نوٹس لیکر بیٹھ گئی اور پھر سے پڑھنے میں مصروف ہو گئی۔۔یہ اسکے میڈیکل کا دوسرا سال تھا۔۔

..☆☆☆☆☆..

www.novelsclubb.com

وقت گزرتا گیا یادیں چھوڑے بیزار لہجے چھوڑے۔۔فلک کے پیپر ہو چکے تھے اگلا سمیسٹر شروع ہونے میں ایک ہفتہ تھا۔۔کچھ دنوں پہلے والی اداسی کہیں اڑن چھو ہو چکی تھی،اب وہ وہی تھی پہلے والی ہنس مکھ فلک جس پہ سب جان وارتے تھے۔۔

دسمبر کا آخر چل رہا تھا اور ٹھنڈ مزید بڑھ گئی تھی۔۔ٹوپیاں سویٹر دستانے اب لازم وملزوم ہو چکے تھے۔۔۔اسلام آباد میں ہی حویلی سے تھوڑا دور اس سفید بنگلے میں آو تو گھر میں معمول کی چہل پہل تھی۔۔ملازم کاموں میں مصروف تھے،شام کے کھانے کی تیاری بھی جاری وساری تھی،ایسے میں اگر ہم کچن کے بائیں جانب پہلے دو کمرے چھوڑ کہ تیسرے میں جھانکیں تو وہ بیڈ پہ اوندھے منہ لیٹا کوئی سو رہا تھا،، کمرے کی حالت نہایت خراب تھی، میگزین،ڈسکوں کا ڈھیر،ہیڈ فون سب کچھ بیڈ پہ اور کچھ بیڈ کے پاس نیچے گرا پڑا تھا،کمرے میں میوزک کی آواز گونج رہی تھی مگر لحاف تانے بیڈ پہ لیٹا وجود ہر چیز سے بے خبر سو رہا تھا۔۔بیڈ شیٹ پہ بے شمار سلوٹیں اس انسان کے کاہل ہونے کا منہ بولتا ثبوت تھیں۔۔سائیڈ ٹیبل پہ پڑا موبائل اور اسکے پاس پڑی کھانے پینے کی چیزیں جن میں الکوحلک ڈرنک تو واضح تھی۔۔کچھ خالی کین بے ترتیب سے وہیں گرے پڑے تھے۔۔نیچے کارپٹ پہ ایک لائٹر گرا پڑا تھا اور ٹیبل پر وہیں ڈرنکس کے درمیان ایش ٹرے ادھ جلے سگریٹس سے بھری

www.novelsclubb.com

پڑی تھی۔۔یہ جو کوئی بھی تھا انتہائی بگڑا ہوا انسان تھا۔۔ڈرنکس اور سموکنگ کا عادی انسان۔۔۔کمرے کی دیواروں پر مشہور ہالی وڈ، بالی وڈ سٹارز کے پوسٹرز لگا رکھے تھے۔۔اگر کوئی بھی سلیقہ مند انسان یہ کمرہ دیکھتا تو یقیناً ہارٹ اٹیک کا شکار بنتا

۔۔

تھوڑی بعد کمرے کا ہینڈل گھما کہ کسی نے دروازہ کھولا اور کمرے میں لگی ڈسکو لائٹس کو آف کرتے ہوئے بڑی لائٹس جلائیں۔۔اور ایک دم سے کمرہ روشن ہو گیا۔۔تیز روشنی کا لحاف میں لپٹے وجود پہ کوئی اثر نہیں ہوا، کیونکہ منہ لحاف کے اندر تھا۔۔کمرے میں داخل ہونے والی ایک خاتون تھیں جنکی عمر لگ بھگ چالیس کے قریب تھی، وہ متوازن قدم اٹھاتی آگے بڑھی اور کمرے کی حالت دیکھنے لگیں ۔۔۔چہرے پہ حیرانی کی بجائے ناگواری کے تاثرات تھے۔۔گویا یہ سب ایک روٹین کا حصہ ہی تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

بیڈ کے نزدیک آنے پر انہوں نے سائیڈ ٹیبل سے ریموٹ اٹھایا اور ڈسپلے آف کیا جہاں میوزک چل رہا تھا اب کمرے میں خاموشی تھی۔۔ ہیٹر کی وجہ سے کمرہ گرم تھا۔۔ خاتون نے آگے بڑھ کر ایک جھٹکے سے لحاف کھینچ کے پرے کیا۔۔ سویا ہوا وجود نے ہلکی سی حرکت کی مگر پھر گہری نیند۔۔ خاتون نے دانت پیستے ہوئے اسے جھک کر کندھے سے جھنجھوڑا... "اٹھ جاؤ اور کتنا سونا ہے؟ رات بھر جاگ کہ عیاشیاں کرو اور پھر صبح سے لیکر رات ہونے تک جاہلوں کی طرح سوتے رہو" ۔۔۔ وہ جو نیند کی وادیوں میں تھی ایک دن ہڑبڑا کے آنکھیں کھولیں۔۔ اسکی آنکھیں گرے رنگ کی تھی جن میں ہلکی گلابی سی گھلی تھی، بلاشبہ اسکی آنکھیں بہت خوبصورت تھیں۔۔۔ "ماما یار! کیوں تنگ کر رہی ہیں سونے دیں، مجھے نیند آ رہی" ایک نظر اس نے پاس کھڑی زرینہ پہ ڈالی اور پھر سے لحاف کھینچنے لگی۔۔

اس سے پہلے کہ وہ لحاف اوڑھتی، زرینہ نے ہاتھ بڑھا کر لحاف کھینچ کہ زمین پہ دے مارا۔۔۔ "اگر تمہارے باپ کو کبھی تمہاری ان حرکتوں (سگریٹ، ڈرنک اور

www.novelsclubb.com

کمرے کی حالت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا) کا پتہ چلا تو یقین مانو وہ قیامت برپا کر دے گا" وہ تقریباً دھاڑی تھیں۔۔ مگر وہ ہنوز لیٹی بےزاری سے سن رہی تھی ۔۔۔"آپ ایک کام کریں، جائیں اور جا کہ سب بتا دیں، مگر پلیز ابھی مجھے سونے دیں" انتہا کا سرد اور بدتمیز لہجہ۔۔۔

"تم تمیز بھولتی جا رہی ہو دن بہ دن" زرینہ کی آواز اونچی ہوئی۔۔ یہ اسکا معمول کا کام تھا، رات بھر جاگ کہ ڈرنک کرتی سموکنگ کرتی، میوزک، ڈانس، موویز، البتہ ہر الٹا کام وہ کرنے کی عادی تھی اور صبح پانچ بجے وہ سوتی تھی اور پھر رات تک سوتی ہی رہتی تھی، ہاں البتہ وہ اکثر دن میں گھر سے باہر دوستوں کیساتھ رہتی تھی، دن بھر انکے ساتھ گزارنے کے بعد کبھی کبھار نائٹ کلب پارٹی بھی کرتی۔۔۔

www.novelsclubb.com

"اوکے آپ بتائیں کیا چاہیے؟ کیوں نیند خراب کی آپ نے میری؟" اب وہ مکمل طور پہ اٹھ بیٹھی تھی۔۔ وہ دبلی پتلی سی لڑکی عمر میں تقریباً چھبیس سال کی تھی۔۔ رنگت سفید تھی بات کرتے ہوئے غصہ سے اسکا چہرہ لال ٹماٹر ہوتا تھا۔۔ اسکی

آنکھوں کے علاوہ اسکی ٹھوڑی دلکش تھی جس میں ڈونگ (ڈمپل) پڑتا تھا، وہ خوبصورت تھی لیکن اتنی ہی بدصورت بھی۔۔

"تمہیں معلوم بھی ہے کہ تم بنتی کیا جارہی ہو؟ کیوں کرتی ہو یہ سموکنگ اور ڈرنکنگ؟۔۔۔" اب کی بار انکا لہجہ قدرے نرم تھا اور وہ وہیں اسکے پاس بیٹھ گئیں ۔۔

"مجھے خود نہیں معلوم کہ میں کیوں کرتی ہوں یہ، لیکن مجھے سکون ملتا ہے" وہ ہاتھوں کی انگلیاں چٹختی ہوئی بیزار سی بولی۔۔

"تم اسکی عادی ہورہی ہو اس لیے سکون ملتا ہے، اسے چھوڑ کہ کوئی اچھی سرگرمیاں ڈھونڈو" وہ اب سر اٹھائے زرینہ کو دیکھ رہی تھی، اسکی آنکھوں میں شکوہ تھا۔۔

"مجھے کوئی اور چیز اٹریکٹو نہیں لگتی۔۔" زرینہ نے بڑے غور سے اپنی اکلوتی اولاد کو دیکھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

"تم فلک کے ساتھ وقت گزارا کرو، وہ اچھی لڑکی ہے، تمھیں اسکے ساتھ اچھے تعلقات بنانے چاہئیں، پہلے کی ساری باتیں بھلا دو اب تم لوگ بڑے ہو چکے ہو" وہ بڑے پیار سے کہتے ہوئے اس کا ہاتھ تھپتھپا رہی تھیں۔۔

اجالا کے چہرے کے تاثرات یک دم بدلے، گرے آنکھوں میں غصہ در آیا، اور وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر واش روم کی طرف بڑھ گئی، زرینہ وہیں بیڈ پہ بیٹھی اسے دیکھ رہی تھیں۔۔ واش کے دروازے کے پاس پہنچ کہ اسنے چہرہ اس طرف موڑا جہاں زرینہ بیٹھی تھیں "میرے سامنے اسکا ذکر مت کیا کریں" وہ زرینہ کو دیکھتے ہوئے بولی اور دروازہ کھول کے اندر گھس گئی، اسکے لہجہ میں درد تھا زرینہ کو واضح محسوس ہوا۔۔ انہیں اپنی اکلوتی بیٹی کی یہ حالت دیکھ کہ دکھ ہوتا تھا دلی دکھ۔۔ وہ اٹھ کر کمرے سے باہر نکل گئیں اور باہر جا کہ ملازمہ کو کمرے کی صفائی کا حکم صادر کرتیں وہ کچن میں چلی گئیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

..☆☆☆☆☆..

آہل طاہر کیساتھ اس وقت کافی شاپ میں بیٹھا تھا۔۔شام دھیرے دھیرے ڈھل کہ رات میں تبدیل ہو چکی تھی، دسمبر کے آخری دن چل رہے تھے ٹھنڈی ہوائیں سردی کو دوگنا کر رہی تھیں۔۔ایسے میں وہ سفید پینٹ کیساتھ زیتون (اولیو) رنگ کی ٹی شرٹ پہنے ہوئے تھا جس کے اوپر موٹا اور گرم لمبا کوٹ اوڑھا ہوا تھا۔۔۔دونوں ہاتھوں کی انگلیاں باہم پھنسائے وہ کافی سنجیدہ لگ رہا تھا۔۔ پچھلے

www.novelsclubb.com

پچھ دنوں کی ساری روداد وہ طاہر کو سنا چکا تھا، طاہر اسکا بچپن کا دوست تھا، دونوں میں اچھی خاصی گہری دوستی تھی، ایک طرح کے آہل، فلک، طاہر اور سارہ چاروں اچھے دوست تھے، طاہر سارہ کا فرسٹ کزن تھا، یہ چاروں کالج میں اکٹھے تھے۔۔

طاہر کالج ختم ہونے کے بعد آگے پڑھنے کیلیئے آہل کے ساتھ ہی کینیڈا چلا گیا تھا۔۔ جبکہ وہ دونوں کالج ختم کر کے ایک ہی یونیورسٹی میں داخلہ لے چکی تھیں۔۔ آج کل یہ چاروں کبھی ساتھ نظر نہیں آتے تھے، آہل اور طاہر، سارہ اور فلک۔۔۔

"تم جانتے ہو وہ بچپن سے ہی پسند کرتی ہے تمہیں، اور اب اتنی آسانی سے پیچھے نہیں ہٹے گی" کافی کا گھونٹ بھرتے ہوئے طاہر بولا۔۔۔

"جانتا ہوں ! لیکن میں اس سے شادی نہیں کر سکتا، وجہ تم بھی جانتے ہو" وہ ذرا پیچھے کو ہو کہ کرسی پہ ٹیک لگا کہ بیٹھ گیا۔۔ کافی شاپ میں پہل چہل بڑھ رہی تھی

۔۔۔

www.novelsclubb.com

"جانتا ہوں! پھر تم اس مسئلے کا حل نکالو،اس سے پہلے کہ دیر ہو جائے" وہ اب کافی کا کپ واپس میز پہ رکھ رہا تھا۔۔

"کرتا ہوں کچھ! خیر تم بتاؤ کب تک کر رہے ہو گھر بات؟ کہ یونہی بس اس بچاری کو لارے لگاتے رہو گے؟" وہ اب سکون سے اپنا معاملہ ڈسکس کرنے کے بعد اس سے پوچھ رہا تھا۔۔۔

"بہت جلد بڈی" کافی کا کپ اٹھاتے ہوئے دونوں نے چیئرز کیا۔۔۔

"ویسے آہل میں سوچ رہا تھا کہ تمہارے ولیمے پہ ہی اپنا ولیمہ بھی کروالوں"۔۔۔وہ مسکراہٹ دبائے شرارت سے پوچھ رہا تھا۔۔۔

"ہاں کیوں نہیں! تاکہ تمہارا آدھا خرچہ بچ جائے" آہل نے بھی اسی سکون سے جواب دیا، بدلہ میں طاہر کا قہقہہ گونجا۔۔وہ دونوں اب ہلکی پھلکی گفتگو کرنے میں مصروف تھے۔۔۔

آہل نے گھر آتے ہی ہال میں کچھ گڑبڑ محسوس کی تھی۔۔"ارے آہل آگیا میرا پتر

!آ جا تیرا ہی انتظار کر رہے تھے" اسکے ہال میں داخل ہوتے ہی بی جان بولی تھیں،،

آہل نے ایک نظر وہاں موجود سب لوگوں پر ڈالی جن میں نور بھی اپنے خاوند

کیساتھ موجود تھی اور پھر متوازن چال چلتا ہوا بی جان کے پاس صوفے پر بیٹھ گیا

۔۔۔

"خیریت ہے میرا انتظار کیوں ہو رہا تھا؟؟"آہل کی چھٹی حس اسے خطرے سے

آگاہ کر رہی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

"ہاں ہاں خیریت ہے!"بی جان نے جاں نثار نظروں سے اپنے پوتے کو دیکھا۔۔۔

"دراصل آہل!میری شادی کو پانچ سال ہو چکے ہیں،حویلی میں دوبارہ کوئی ہلہ گلہ

نہیں ہوا"۔۔۔نور بڑی سنجیدہ سی کہہ رہی تھی۔۔۔

"بھئی برخوردار اب تم اٹھائیس سال کے ہونے والے ہو! ہم چاہتے ہیں کہ تم اب شادی کر لو" کہنے والے احمد ضیاء تھے۔۔

"ہاں اور اب میرا بھی دل کرتا ہے کہ بہو آئے گھر، زمہ داری سنبھالے، مجھ سے اب نہیں ہوتا یہ سب"۔۔۔ حفصہ نے پرسکون سے انداز میں اپنا مؤقف بیان کیا ۔۔

"لڑکی ہم پسند کر چکے ہیں! تمہیں بھی یقیناً پسند آئے گی، تم اسے بچپن سے جانتے ہو" باباجان نے اپنے پوتے کی شکل دیکھتے بمشکل ہنسی دبائی۔۔۔۔

وہ پہلے تھوڑا حیران ہوا پھر "بچپن سے جانتا ہے" پر پریشان ہوا۔۔۔"میں بابا سے بات کروں گی اب وہ بی جان سے بات کریں گے! تم میرے علاوہ کسی سے شادی نہیں کر سکتے" ایک مہینے پہلے کہے گئے الفاظ اسکے ذہن میں گونجے۔۔۔ آہل نے ضبط سے اپنی مٹھیاں بھینچ لیں

"آپ مجھ سے پوچھے بنا کیسے لڑکی پسند کر سکتے ہیں؟"،،،اس نے لہجے کو قدرے نرم رکھنے کی کوشش کی۔۔۔

"کیونکہ ہمیں لگا کہ تمہیں کوئی اعتراض نہیں ہو گا!۔۔۔"بی جان نے کندھوں سے شال درست کرتے ہوئے مصروف سے لہجے میں کہا۔۔۔

"کیا میں جان سکتا ہوں کہ کون ہے وہ لڑکی؟؟۔۔۔۔"آہل نے دل سے دعا کہ اسکا خدشہ درست نا ہو۔۔۔۔

"کیا؟؟!!!"وہ تقریباً چینخی تھی۔۔۔"بابا آپ جانتے بھی ہیں کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟"وہ یکدم سے اچھل کہ بیڈ سے نیچے اتری۔۔۔حویلی سے ذرا دور آفندی ہاؤس میں رضیہ اور آفندی اس وقت فلک کے کمرے میں موجود تھے۔۔آفندی کی بات سن کہ فلک تو گویا آگ لگ گئی ہو۔۔۔

"کیا غلط ہے اس میں؟آہل ایک اچھا لڑکا ہے۔۔اور پھر تم اسے بہت اچھے سے جانتی ہو،وہ دوسرے لڑکوں کی نسبت معصوم ہے،تیز اور شاطر نہیں ہے۔۔بچپن

سے ساتھ ہو تم دونوں" رضیہ نے قدرے اطمینان سے اسے وضاحت پیش کی

"جی یہی تو مسئلہ ہے کہ میں اسے بہت اچھے سے جانتا ہوں! وہ انتہائی خودسر لڑکی ہے! وہ معصوم چڑیل ہے"۔۔اس نے چڑیل پر زور دیا۔۔"اور کتنی جھگڑالو ہے آپ سب جانتے ہیں" ادھر حویلی میں آہل کا ردعمل سب کی توقع کے برعکس تھا

--

"وہ جیسا بھی ہے تمہارے لیے بہترین لائف پارٹنر ثابت ہوگا، یقین رکھو ہم پہ...

"وہ اب کمرے میں پریشانی سے ٹہل رہی تھی اور اسکی حالت دیکھتے ہوئے آفندی ذرا گھبرا گئے تھے۔۔فلک کا ردعمل بھی انکی سمجھ سے باہر تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"استغفراللہ" وہ اور بہترین لائف پارٹنر؟؟؟ آہل نے ہاتھوں کی انگلیاں باہم پھنسائے غصہ کنٹرول کرنے کی کوشش کی۔۔

"لاحول ولا قوۃ! وہ انتہائی کھڑوس انسان ہے، ڈرامہ باز کہیں کا، امی آپ لوگوں کے دماغ میں یہ سوچ آئے بھی کیسے؟" وہ اپنے ماتھے کی کنپٹی سہلاتے ہوئے مسلسل ٹہل رہی تھی، شدت ضبط سے اسکا چہرہ سرخ ہو چکا تھا۔۔۔

"وہ ایک اچھی اور سگھڑ لڑکی ہے۔۔ تمہیں اس جیسی لڑکی کہیں نہیں ملے گی ۔۔۔" بی جان تو اپنی لاڈلی کی تعریف میں زمین آسمان ایک کرنے لگیں۔۔ اس سب میں احمد ضیاء اور حفصہ خاموش ہی رہی، وہ چاہتے تھے کہ بی جان اور باباجان ہی اسے سمجھائیں، بات کریں۔۔۔

"جی بالکل! مجھے اس جیسا لڑکا چاہئے بھی نہیں" فلک کی اونچی ہوتی آواز سن کہ زویا اور زین بھی کمرے میں آچکے تھے۔۔۔

www.novelsclubb.com

"تو پھر ایک اور آپشن ہے ہمارے پاس! کیونکہ شادی تو اب تمہاری ہو کہ ہی رہے گی۔۔۔" اس بار حفصہ مخاطب ہوئیں۔۔۔ "اجالا کے بارے میں سوچنا شروع

کردو!" کہتے ہوئے وہ اٹھیں اور چادر کا پلو ٹھیک کرتی ہوئیں اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئیں۔۔۔

اجالا کے نام پہ آہل کے تاثرات یک دم بدلے تھے۔۔۔ بڑی حد تک اس نے خود کو نارمل کیا۔۔۔ "یہ آپ لوگ اچھا نہیں کر رہے میرے ساتھ "۔۔۔۔ کہتے ہوئے وہ رکا نہیں اٹھ کہ سیڑھیاں چڑھنے لگا،اور بی جان کی آواز پر ٹھٹھکا۔۔۔ "کس کیلیئے ہاں کی پھر تم نے؟ فلک کیلیئے یا پھر اجالا کیلیئے؟؟"۔۔۔ وہ بڑے تمکنت سے بیٹھی گردن آہل کی طرف موڑے پوچھ رہی تھیں۔۔

"کسی کیلیئے بھی نہیں" وہ واپس مڑا اور ایک ساتھ تین تین زینے پھلانگتا اوپر چڑھ کہ کمرے میں گھس گیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

پیچھے بی جان نے گہرا سانس خارج کیا۔۔۔

"ہم تمہارے لئے کبھی برا نہیں سوچیں گے فلک، تم اچھے سے سوچ لو، ابھی تم غصے میں ہو!" آفندی صاحب اٹھے اور کمرے سے باہر کی جانب قدم بڑھا دیئے ۔۔اس کے پیچھے ہی رضیہ، زویا اور زین بھی نکل گئے۔۔۔

فلک نے کنپٹی سہلاتے ہوئے خود کو کمپوز کیا اور دروازہ بند کرتی ہوئی وہ کمرے میں لگی کھڑکی کی طرف آئی اور کھڑکی کھول کہ کھڑی ہو گئی۔۔۔

باہر رات کی تاریکی گہری ہو چکی تھی اس نے آسمان کی طرف نظریں اٹھائیں اور چاند کو دیکھنے لگی۔۔سب کچھ دھندلانے لگا، اسکی کھڑکی کا چاند حویلی کے ٹیرس کے چاند میں تبدیل ہوا۔۔۔

چار سال پہلے

www.novelsclubb.com

وہ دونوں اس وقت ٹیرس پہ بیٹھے چاند کو دیکھ رہے تھے۔۔چاند کی چاندنی نے ہر سو ایک عجب سے چمک بکھیر رکھی تھی۔۔ہلکی ہوا نے ماحول کو مزید خوشگوار بنا دیا تھا

۔۔۔۔۔

"ایک بات بتاؤ؟۔۔۔"آہل نے ہلکی سی آواز میں کہتے ہوئے گردن موڑ کر فلک کو دیکھا،جو پورے وثوق سے چاند کو دیکھنے میں محسوس کرنے میں مصروف تھی۔۔۔ اسکے کھلے بال کمر پر بکھرے ہوئے تھے اور دوپٹہ اس نے کندھوں پہ پھیلا رکھا تھا ۔۔آہل کی آواز پر اس نے چہرے کا رخ موڑا، سیاہ آنکھیں، ہلکی سبز آنکھوں سے ٹکرائیں۔۔

"پوچھو" چہرا سیدھا کرتے ہوئے وہ ہولے سے بولی تھی۔۔

"تم مجھ سے اتنا لڑتی کیوں ہو؟ میرا مطلب ہم لوگ اتنا لڑتے کیوں ہیں؟۔۔۔" آہل نے فوراً سے اپنے جملے کی تصحیح کی۔۔

www.novelsclubb.com

"ویسے یہ بات تو میں نے کبھی سوچی ہی نہیں" فلک اب آہل کی جانب رخ موڑے بیٹھی تھی، ہتھیلی کی مٹھی بنا کہ ٹھوڑی کے نیچے رکھے وہ اب سنجیدگی سے جیسے سوچ رہی تھی۔۔۔"تم بتاؤ ہم کیوں لڑتے ہیں؟"اس نے جواباً الٹا سوال کیا

۔۔

"شاید اس لیے کہ تم میرے جیسا سوچتی ہو اور کرتی ہو" میرا مطلب کہ جیسا میں ہوں ویسی ہی تم ہو! تو اس لیے دونوں کی لگتی رہتی" آہل اپنی طرف سے ایک بڑا اہم مؤقف پیش کیا۔۔ جسے سنتے ہی فلک نے برا سا منہ بنایا۔۔

"اونہو۔۔ایسی بات نہیں ہے! دراصل مجھے مزا آتا ہے تمہیں تنگ کرنے میں۔۔ اٹس دا موسٹ بیوٹی فل فیلنگ ان دا ورلڈ "

www.novelsclubb.com

وہ کھوئی کھوئی سی بول رہی تھی۔۔۔

"واہ واہ واہ! یہ جو تم سب کے سامنے معصوم بننے کی ایکٹنگ کرتی ہو نا قسم سے دل کرتا کہ میں ان سب کو اپنی آنکھیں دوں اور کہوں کہ دیکھو ان آنکھوں سے، نہیں

ہے یہ فلک معصوم کہیں سے بھی" وہ اب ہاتھ جھلا جھلا کہ کہہ رہا تھا،اور ادھر فلک بھی تیار تھی۔۔

"آنکھوں کو چھوڑو دل سے پوچھو ذرا! فلک جیسی کوئی نہیں ہے!" بڑی نخوت سے کہتے ہوئے اس نے منہ چڑھایا۔۔ "واقعی تم جیسی چالاک اور شاطر اور کوئی نہیں ہو سکتی! تم واحد ہو فلک آفندی جسکا چالاک اور شاطر ہونا آہل احمد ضیاء کو اچھا لگتا ہے" بڑے ذو معنی لہجے میں کہتے ہوئے اس نے آخر میں آنکھ دبائی۔۔

فلک نے اسکے کندھے پر زور سے مکا مارا۔۔۔۔ "آنے دو تمہاری بیوی کو، اسے اپنے جیسا بقول تمہارے چالاک اور شاطر بنا کہ تم سے بدلے نا پورے کیے تو میرا نام بھی فلک آفندی نہیں مسٹر آہل احمد ضیاء" ایک ایک لفظ چبا چبا کر ادا کرتی ہوئی وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔۔

"ارے رکو! کہاں چلی؟ تم نے وعدہ کیا تھا کہ آج کے دن جھگڑا نہیں کرو گی۔۔۔" آہل بھی اب اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

"ایک سیکنڈ ایک سیکنڈ! کون جھگڑ رہا؟ میں؟ شاطر اور چالاک تم مجھے بولو اور جھگڑا میں کر رہی ہوں؟" فلک ایک ہاتھ کمر پر دھرے دوسرا ہاتھ ہوا میں جھلا جھلا کہ بول رہی تھی۔۔

"یہ دیکھو اب تم جھگڑ رہی ہو میں نہیں" آہل نے دونوں ہاتھ ہوا میں اٹھاتے ہوئے کہا۔۔ فلک کا چہرہ غصہ سے سرخ ہو چکا تھا۔۔

"تم!! فلک نے انگلی دکھاتے ہوئے کہا۔۔ تم سے نا بات کرنا ہی بیوقوفی ہے،" کہتے ہوئے وہ فوراً مڑی، وہ تھوڑا دور پہنچی ہی تھی کی آہل کی آواز پر رکی۔۔۔ "اور ہاں دھیان سے کہیں میری بیوی تم ہی نا بن جانا" شرارت سے کہتے ہوئے وہ واپس وہیں ٹیرس کے فرش پر بیٹھ گیا۔۔

www.novelsclubb.com

"بھاڑ میں جاؤ تم! اور اگر خدانخواستہ ایسا کچھ ہوا بھی تو یاد رکھنا اپنے ہاتھوں سے زہر گھول کہ پلاؤں گی تمہیں" پھر وہ رکی نہیں تھی اور تیزی سے وہاں سے نکل گئی۔۔

پیچھے آہل کا چھت پھاڑ قہقہہ گونجا۔۔۔ آج آہل کی سالگرہ تھی اور فلک نے ہمیشہ

کی طرح وعدہ کیا تھا کہ لڑائی جھگڑا آج کے دن بالکل نہیں کریں گے، لیکن پھر ہوا وہی جو ہمیشہ سے ہوتا آیا تھا۔۔۔آہل اب پھر سے چاند دیکھنے میں مصروف ہو چکا تھا اور یقیناً نیچے جا کے فلک بھی اپنے کمرے کی کھڑکی سے چاند ہی دیکھنے والی تھی۔۔

ایک ہی چاند کو دیکھنے والے،ایک جیسا مزاج رکھنے والے،ایک جیسا شیطانی دماغ رکھنے والے،ایک جیسی حرکتیں کرنے والے، مل کے حویلی کا سکون تباہ کرنے والے،اور مل کے حویلی کی رونق بڑھانے والے یہ ہیں دونوں آہل احمد ضیاء اور فلک آفندی۔۔ہمیشہ جھگڑنے والے اور بنا جھگڑے کھانا ہضم نا کرنے والے

اس کے موبائل پر ہونے والی رنگ سے وہ ماضی سے حال میں واپس آیا۔۔۔وہ اس وقت اپنے کمرے میں موجود صوفے پر لیٹا ہوا تھا۔۔۔ایک گہرا سانس خارج کرتے ہوئے اس نے موبائل کان سے لگایا۔۔۔

..☆☆☆☆☆..

صبح کا آغاز ٹھنڈی ہواؤں کیساتھ ہوا، گہرے بادل پورے اسلام آباد کو اپنی لپیٹ میں لئیے ہوئے تھے، پرندے معمول کے مطابق درختوں اور شاخوں پہ بیٹھے چہچہانے میں مصروف تھے، گہرے بادل بارش کی آمد کا پتہ دے رہے تھے۔۔

حویلی میں بی جان ملازموں کو ہدایت دینے میں مصروف تھیں، ناشتہ کی تیاری کی جا رہی تھی۔۔ باباجان باہر لاؤنج میں بیٹھے اخبار پڑھنے میں مصروف تھے اور ان کے پاس بیٹھا آہل ان کے فارغ ہونے کے انتظار کر رہا تھا, سفید گول گلے والی شرٹ کے اوپر اس نے فل سلیوز والی سفید اور سیاہ چیک دار شرٹ پہن رکھی تھی، سفید ٹراؤزر اور سیاہ سنیکرز پہنے وہ کہیں جانے کی تیاری میں لگ رہا تھا، صوفے کی سائیڈ پہ اسکا کوٹ رکھا تھا جو وہ یقیناً باہر جاتے وقت پہننے والا تھا۔۔ وہ بیزار سا بیٹھا مسلسل ٹانگ ہلا رہا تھا۔۔ اسے ایسا کرتا دیکھ کہ باباجان کو سخت کوفت ہوئی، انہوں نے اخبار کو فولڈ کرتے ہوئے پرے کیے اور چشمہ اتارتے ہوئے اسکی جانب متوجہ

www.novelsclubb.com

ہوئے۔۔آہل نے ٹانگ ہلانا بند کی اور سیدھا ہو کہ بیٹھ گیا،اب وہ اور بابا جان کسی سنجیدہ معاملے پر گفتگو کر رہے تھے۔۔۔

مصطفیٰ ضیاء ناشتہ کرنے میں مصروف تھے جب اجالا کھانے کی میز پر آئی اور سلام کیا۔۔

"وعلیکم السلام !آج اتنی جلدی کیسے اٹھ گئی ؟"انکا لہجہ عام اور سادہ سا تھا۔۔

"کیونکہ میں سوئی ہی نہیں تھی "گلاس میں جوس نکالتے ہوئے اس نے جواب دیا ۔۔زرینہ خاموشی سے بیٹھی چائے پی رہی تھیں۔۔

www.novelsclubb.com

"سوئی کیوں نہیں ؟"آملیٹ کو کانٹے کی مدد سے منہ میں ڈالتے ہوئے مصطفیٰ بولے۔۔

"بس ایسے ہی" جوس کے تین چار سپ لینے کے بعد وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔"ماما! میں اپنی دوستوں کیساتھ جا رہی ہوں جلدی گھر آجاؤں گی، لنچ گھر پہ ہی کروں گی آج" پرس کی سٹریپ کندھے پہ ڈالتے ہوئے اس نے سن گلاسز نکالے اور آنکھوں پہ لگانے کی بجائے بالوں پہ اٹکائے۔۔

"اتنی صبح صبح کن دوستوں کیساتھ اور کہاں جا رہی ہو؟" مصطفیٰ نیپکن کیساتھ ہاتھ تھپتھپاتے ہوئے گہری نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔

"ردا! ردا کیساتھ جانا ہے، اسکے بھائی کی شادی ہے اور اسے تیاری کیلئے میری ہیلپ چاہیئے"۔۔۔عام سے لہجہ میں اس نے سفید جھوٹ بولا۔۔ مصطفیٰ اور زرینہ ردا کو جانتے تھے اس لئے مزید کوئی سوال نہیں کیا۔۔

www.novelsclubb.com

اس نے قدم باہر کی جانب بڑھائے، لاونج سے آگے ایک طویل برآمدہ تھا جس میں بڑی بڑی ڈیجیٹل فریم میں تصاویر لگی تھیں، کچھ فیملی پکچرز تھیں اور کچھ آرٹ کی۔۔راہداری میں چلتے ہوئے وہ دیوار میں لگے بڑے سے شیشے کے سامنے رکی اور

خود کو دیکھنے لگی۔۔کندھوں تک آتے سیاہ بال جنہیں اسٹریٹ کیا گیا تھا،، ہلکے میک اپ کیساتھ سیاہ شرٹ اور سیاہ ہی جینز کی پینٹ کیساتھ اس نے سیاہ جیکٹ پہن رکھی تھی، کلائی میں ڈیجیٹل واچ اور گھٹنوں تک آتے سیاہ بوٹ پہن رکھے تھے، غرض کہ اسکی ہر چیز سیاہ رنگ کی تھی، خود کو دیکھنے اور تسلی کر لینے کے بعد اسنے گلاسز آنکھوں پر ٹکائے اور باہر کی جانب بڑھی جہاں اسکی گاڑی پہلے سے تیار کھڑی تھی ۔۔اسکے ہونٹوں پر گہری مسکراہٹ تھی اور اسکی شخصیت انتہائی پر اسرار۔۔ موبائل نکالتے ہوئے اسنے مطلوبہ نمبر ڈائل کیا اور گاڑی کا ڈور کھولتے ہوئے اندر بیٹھ گئی۔۔۔

www.novelsclubb.com

..☆☆☆☆☆..

آہل نے چار سال کینیڈا پڑھنے کے ساتھ فیشن ڈیزائننگ کا کورس بھی کیا تھا! اور یہ بات اس نے سب سے چھپائی تھی وہ پاکستان جا کہ سب کو سرپرائز دینا چاہتا تھا۔۔

اور جب بی جان اور گھر کے باقی افراد کو پتہ چلا تو وہ لوگ کافی خوش ہوئے۔۔ کینیڈا سے آئے اسے ایک ماہ سے زیادہ ہو چکا تھا۔۔اس نے احمد ضیاء کیساتھ انکا بزنس سنبھالا کیونکہ بزنس کرنا اسے پسند تھا، اور اب وہ اپنی برینڈ لانچ کرنے کی تیاری میں مصروف تھا۔۔

طاہر اور آہل اس وقت طاہر کے گھر کے لان میں بیٹھے کافی پی رہے تھے،، صبح کی نسبت موسم ذرا مناسب تھا اور ہلکی سے دھوپ بھی نکل آئی تھی۔۔

طاہر اپنے حالات سے آگاہ کر رہا تھا جب سامنے میز پر رکھا آہل کا موبائل رنگ ہوا، کافی کا مگ وہیں میز پر رکھتے ہوئے اس نے موبائل اٹھایا اور سکرین پر نظر آنے والا

نام دیکھتے ہوئے آہل نے طاہر کی طرف دیکھا اور اس نے ابرو اچکائے جیسے پوچھ رہا ہو کون ہے؟

"فلک" آہل نے دوبارہ موبائل کی سکرین کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔ "تو اٹھاؤ فون سوچ کیا رہے ہو" طاہر نے سنجیدہ ہوتے ہوئے اسکے فون کی طرف آنکھوں سے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔

آہل نے گلا کھنکھارتے ہوئے فون کان سے لگایا۔۔۔

"ہیلو" دوسری جانب سے اسکی وہی سحر انگیز آواز اُبھری۔۔ "میں فلک بات کر رہی ہوں" وہ کمرے میں بے چینی سے ٹہل رہی تھی۔۔۔ "کیا ہم مل سکتے ہیں؟ مجھے ضروری بات کرنی ہے"۔۔اسکے لہجہ میں جھجھک واضح تھی۔۔

"میرے پاس تمہارا نمبر سیو ہے! اور ہم مل سکتے ہیں" آہل نے سنجیدگی سے کہتے ہوئے طاہر کی جانب دیکھا جو خود کو بے نیاز شو کروا رہا تھا، حالانکہ کان ادھر ہی

دھرے تھے "میسنا" آہل نے دل میں سوچا۔۔۔ "مجھے بھی دراصل ضروری بات کرنی ہے"۔۔۔

ٹھیک ہے پھر کل شام کو اسٹریٹ ون کیفے میں انتظار کروں گی! ٹھیک پانچ بجے" اس نے آخری الفاظوں پر زور دیتے ہوئے کہا۔۔۔

"اوکے" ایک لفظی جواب دیتے ہوئے آہل نے کال کاٹی اور طاہر کی جانب دیکھا جو متجسس نگاہوں سے ادھر ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

"کھڑوس انسان" بڑبڑاتی ہوئی پیر پٹختی وہ کمرے سے باہر نکلی۔۔

"ملنے کا کہہ رہی تھی" طاہر کی نظروں سے تنگ آکر اس نے خود ہی بتادیا۔۔

پھر تم نے کیا کہا؟ وہ ذرا آگے کو ہو کے بیٹھا اور مگ کو ٹیبل پر رکھ دیا۔۔

"کہنا کیا تھا؟ مل لوں گا" بے زاری سے اس نے پہلو بدلا۔۔

"اللہ رحم کرے! دو بد دماغ لوگ اسٹریٹ ون کیفے جا رہے ہے" سنجیدہ سا چہرہ بنائے اس نے ہاتھ اٹھا کہ دعا کی۔۔

"زیادہ بکو مت! یہ بتاؤ گھر بات کی؟" اب کہ بار آہل متجسس تھا۔۔

"ہاں کر لی بات!"۔۔۔ بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اس کے چہرے پر شرمیلی مسکراہٹ کھلی۔۔ "واہ! دیکھو تو ذرا کیسے ابھی سے شرما رہا، بچو شادی ہونے دے پھر دیکھی وہ فلک سے بھی چار ہاتھ آگے نکلے گی" آہل تھا کوئی الٹی بات کیے بنا کیسے رہ لے؟

"پیار کرتی ہے وہ مجھ سے" واہ کیا مان تھا اسے۔۔۔

کب تک کر رہے ہو شادی پھر؟۔۔۔ آہل اپنا کافی کا مگ دوبارہ اٹھاتے ہوئے گویا ہوا۔۔

"بس جلد ہی جائیں گے ہم لوگ سارہ کا ہاتھ مانگنے" سرشاری ہی سرشاری تھی ایک لمحہ کیلئے آہل کھو سا گیا تھا۔۔

"چلو اچھی بات ہے!" کہتے ہوئے اس نے کافی کا آخری گھونٹ بھرا۔۔ طاہر اب اسے تفصیل سے سب بتا رہا تھا۔۔

..☆☆☆☆☆..

www.novelsclubb.com

رات اپنے پر پھیلا چکی تھی، چاند بھی بادلوں کی اوٹ میں کبھی چھپ جاتا تو کبھی نظر آتا، آسمان تاروں سے بھرا ہوا تھا، شہر بھر میں لوگ نیو ایئر منانے کیلئے تیار تھے، گھڑی پر اس وقت نو بج رہے تھے جب وہ اپنے کمرے میں آئی۔۔اس نے سب سے پہلے دروازہ لاک کیا

کمرے میں بنے ایک اور چھوٹے سے کمرے میں آنے کے بعد اس نے ہڈ اتار کے راکنگ چیئر کی پشت پر ڈال دیا اور خود بھی وہیں بیٹھ گئی۔۔وہ بھرپور جنگ لڑنے کے بعد ایک ہاری ہوئی انسان لگ رہی تھی۔۔

یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس میں ایک راکنگ چیئر اور ٹیبل، دیوار میں بنے ریک پر پڑی کچھ کتابیں اور میگزین، اور ایک طرف دیوار کیساتھ گٹار لٹکا ہوا تھا۔۔وہ یقیناً گٹار بجانا بھی جانتی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

چیئر پر بیٹھے بیٹھے اس نے ٹیبل کا دراز کھولا اور سگریٹ نکالا۔۔ پھر اس نے اپنی دائیں جیب ٹٹولی پھر بائیں اور لائٹر نکال کر سگریٹ سلگائی اور کش لگاتے ہوئے اس نے سر چیئر کی پشت سے ٹکا دیا۔۔

کمرے میں نیم تاریکی تھی مگر اسکا چہرہ واضح تھا اور اس چہرہ پر تکلیف نمایاں تھی۔۔ کمرے میں سگریٹ کا دھواں بھرنے لگا۔۔ اسکی آنکھیں نم ہوئیں، منظر دھندلانے لگا۔۔ وہ کسی گہری سوچ میں تھی، اسنے آنکھیں بند کیں، آنکھوں کے کناروں سے آنسو ٹوٹ کر گرے، ایک کے بعد ایک آنسو اس کی آنکھوں سے گر رہا تھا۔۔ اس نے آنکھیں کھولیں، گرے آنکھیں آنسوؤں کی وجہ سرخ ہو چکی تھیں، اسکی آنکھیں جتنی خوبصورت تھیں اتنے ہی دکھ لیئے ہوئے تھیں۔۔ اس نے سگریٹ لبوں سے لگایا اور گہرا سانس اندر کھینچا۔ سگریٹ لبوں سے ہٹایا اور پھر سانس خارج کیا، فضا میں دھواں مزید بڑھ گیا۔۔

www.novelsclubb.com

ہم بھی بھٹکے ہیں اکیلے اداس شاموں میں

دل کو تھی کسی کے آنے کی آس شاموں میں

سب پرندے گھر چلے اور شام ڈھل گئی

کوئی بھی نہیں ہے اب اپنے پاس شاموں میں

www.novelsclubb.com

سگریٹ ختم ہوا تو اس نے ادھ بجھا حصہ ایش ٹرے میں پھینکا اور اٹھ کر دیوار کیساتھ لگے گٹار کی طرف آئی، جیسے ہی اس نے گٹار کو چھوا ایک جاں نثار آواز اسکے کانوں میں گونجی "تم گٹار اچھا بجاتی ہو" اس نے گہرا سانس لیا اسکے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھری درد بھری مسکراہٹ جو اگلے ہی لمحہ غائب ہو چکی تھی۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اسنے گٹار اتارا اور وہیں ٹیبل کے ساتھ نیچے کارپٹ پر بیٹھ گئی۔۔ کتنے ہی لمحے دیکھتے رہنے کے بعد اس نے گٹار پر اپنی انگلیاں چلانی شروع کیں اور آنکھیں بند کر لیں جیسے وہ ایکسپرٹ ہو اور بند آنکھوں سے دھن چھیڑنا جانتی ہو۔۔

وہ ایک مخصوص انداز میں انگلیاں چلا رہی تھی! کمرے میں اب گٹار کی آواز کے علاوہ خاموشی تھی۔۔

وہ ڈیلن میتھیو کا گانا "لواز گون" کی دھن بجا رہی تھی، اسکی آنکھیں ہنوز بند تھیں اور وہ اب ساتھ ساتھ گنگنا بھی رہی تھی

Don’t go tonight, stay here one more time

,Remind me what it’s like

and let’s fall in love , one more time

I need you now by my side

It tears me up when you turn me down

I'm begging please just stick around

I'm sorry , don't leave me

I want you here with me

I know that your love is gone

I can't breathe , I'm Soo weak

I know this isn't Easy , don't tell me that

Your love is gone , that your love is gone

www.novelsclubb.com

الفاظ ختم ہوئے، گٹار پر چلتا ہاتھ تھما، اور اس نے آنکھیں کھولیں۔۔ کمرے میں صرف وہ تھی اور اسکی ساتھی اسکی تنہائی۔۔ وہ اٹھی اور گٹار کو واپس دیوار پر لٹکانے کے بعد ایک بھرپور نظر ڈالنے کے بعد وہ باہر نکل گئی۔۔ اسکا رخ واش روم کی جانب تھا۔۔ واش بیسن پر لگے آئینہ میں اسنے اپنا عکس دیکھا، اور پھر نل کھول کر ہتھیلی میں پانی بھرنے لگی۔۔ منہ پر پانی کے چھینٹے مارنے کے بعد اس نے سر اٹھایا آئینہ دیکھا، بلا اختیار اسکی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں۔ اسنے پھر سے پانی کے چھینٹے مارے مگر آنسو رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔۔

غصہ میں آکر اس نے وہاں پڑی ہر چیز اٹھا کہ فرش پہ دے ماری، اب وہ پاگلوں کی طرح اپنے بال نوچ رہی تھی، پھر جھٹکے سے سیدھی ہوئی اور آئینہ میں خود سے مخاطب ہوئی۔۔ بس! اب اور نہیں اجالا! کہتے ہوئے اس نے بے دردی سے آنکھیں رگڑیں۔۔ "جن کی وجہ سے میری یہ حالت ہے انہیں خون کے آنسو

www.novelsclubb.com

رلاؤں گی ورنہ میرا نام بھی اجالا نہیں"۔۔۔اسکی آنکھوں سے آنسو رک چکے تھے وہاں اب صرف غصہ اور بدلہ کی آگ تھی۔۔۔

..☆☆☆☆☆..

دوپہر جیسے ہی شام میں ڈھلی سردی میں خاصا اضافہ ہوا، بات کرتے وقت منہ سے دھواں نکل رہا تھا۔۔اسٹریٹ ون کیفے کی چہل پہل معمول کے مطابق تھی۔۔ہر طرف گہما گہمی تھی، آہل نے کیفے کے اندر کھڑکی کے ساتھ والی ٹیبل بک کروائی ہوئی تھی۔۔وہ پچھلے پندرہ منٹ سے بیٹھا فلک کا انتظار کر رہا تھا مگر وہ اب تک نہیں

www.novelsclubb.com

آئی تھی۔۔ وائٹ ٹی شرٹ اور بلو جینز کے اوپر ہلکے آسمانی کلر کا کوٹ پہنے وہ کافی ہینڈ سم لگ رہا تھا۔۔۔

وہ کھڑکی سے باہر نظریں جمائے بیٹھا تھا جب اسے وہ آتی ہوئی نظر آئی۔۔

گھٹنوں تک آتا نیلے رنگ کا کرتا اور سفید ٹراؤزر کیساتھ اس نے ڈارک براؤن کلر کا لانگ کوٹ پہن رکھا تھا، بال کرل کرانے کے بعد کھولے چھوڑے ہوئے تھے، مفلر کیساتھ اچھے سے خود کو کور کیے ہوئے وہ متوازن چال چلتی ہوئی آگے بڑھ رہی تھی۔۔ ہاتھ کوٹ کی جیب میں ڈالے ہوئے تھے اور تیز تیز آگے بڑھ رہی تھی وہ جیسے سانس لے رہی تھی اسکے منہ سے دھواں نکل رہا تھا، آہل نے سر جھٹکتے ہوئے منہ سیدھا کیا، اب اسکی نظریں دروازہ پہ جمی تھیں جہاں سے وہ داخل ہونے والی تھی۔۔ ایک، دو، تین، وہ اندر داخل ہوئی تو کیفے میں اسکی باریک ہیل کی ٹک ٹک گونجی۔۔ وہ میز کے قریب آئی تو آہل اٹھ کہ کھڑا ہو گیا اور سلام کیا۔۔ فلک نے سلام کا جواب دیا اور بیٹھ گئی، اسکے بیٹھنے پر آہل بھی بیٹھ گیا۔۔

www.novelsclubb.com

خاموشی کا ایک لمبا وقفہ ان دونوں کے درمیان حائل رہا جسے آہل نے ہی توڑا۔۔

"کونسی کافی پیو گی؟"اس کا لہجہ نرم تھا مگر چہرہ سپاٹ

بلیک کافی!۔۔۔فلک نے سنجیدگی سے جواب دیا،وہ بار بار ہاتھ مل رہی تھی اور اسکی حرکت آہل نوٹ کر رہا تھا۔۔

کافی آنے کے بعد دونوں نے خاموشی سے کافی پی،فلک خاموش تھی ایک بار پھر آہل نے بات کا آغاز کیا۔۔

"تمہیں کوئی بات کرنی تھی شاید" فلک نے چہرا اٹھا کر اسے دیکھا جو ہر حالت میں غصب ڈھانے کی طاقت رکھتا تھا۔۔۔

"ہماری شادی کی بات چلی! تمہیں پتہ تو ہو گا نا؟۔۔۔"گلا صاف کرتے ہوئے فلک نے بولنا شروع کیا۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ہاں جانتا ہوں! اور یہ بھی کہ تم شادی نہیں کرنا چاہتی مجھ سے"۔۔۔آہل نے بڑے آرام سے سادہ سے لہجہ میں جواب دیا۔۔

"اگر جانتے ہو تو پھر گھر جا کہ سب کو کہہ دینا کہ تم مجھ سے شادی نہیں کرنا چاہتے! کیونکہ میں بھی جانتی ہوں کہ تم بھی اس شادی سے راضی نہیں۔۔۔"کیفے میں لوگوں کا رش بڑھ رہا تھا۔۔۔

"میں کیوں سب کو انکار کروں؟اور تمہیں کس نے کہا میں راضی نہیں؟؟۔۔۔" فلک کا چہرہ ایک دم بجھ گیا اسکی یہ شکل دیکھتے ہوئے نا جانے کیوں آہل کو شرارت سوجھی۔۔۔

"کیا مطلب ہے تمہارا؟؟کیا تم یہ کہنا چاہ رہے کہ تم راضی ہو؟؟"فلک کا چہرہ ایک دم بجھ گیا اسکی یہ شکل دیکھتے ہوئے نا جانے کیوں آہل کو شرارت سوجھی۔۔۔

دونوں ہاتھوں کی انگلیاں باہم پھنسائے وہ ہاتھ ٹیبل پر رکھتا ہوا آگے کو جھکا۔۔"اگر میں کہوں کہ مجھے اس شادی پر اعتراض نہیں تو پھر؟اور ویسے بھی تم نے وہ کیا کہا تھا

مجھے ؟؟؟"ایک انگلی سے ابرو کھجاتے ہوئے وہ جیسے سوچنے لگا پھر یاد آنے پر ہاتھ نیچے کرتا ہوا بولا"" "ہاں یاد آیا کہ تم میری بیوی کو اپنے جیسا بناؤ گی، مجھ سے بدلے لو گی، کچھ اس طرح کہا تھا! رائٹ؟؟؟"فلک کی آنکھوں کے سامنے وہ ٹیرس والا منظر گھوما، اسکے چہرے کے تاثرات بدلے، اب وہ غصے سے اپنے سامنے بیٹھے آہل کو گھور رہی تھی۔۔"اور اگر میری شادی تم سے ہو جائے گی تو تمہاری یہ خواہش بھی پوری ہو جائے گی، کیا خیال ہے پھر"اسکے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ تھی، فلک کو وہ وہی چار سال پہلے والا آہل لگا۔۔

"شاید تمہیں یاد نہیں کہ میں نے تمہیں پھر کیا کہا تھا"وہ اب خود کو کمپوز کر چکی تھی، چہرہ غصہ سے سرخ ہو رہا تھا۔۔آہل کو صورتحال کافی دلچسپ معلوم ہوئی۔۔

"اگر نہیں یاد میں یاد کرواتی ہوں! اگر ایسا ہوا تو اپنے ہاتھوں سے زہر گھول کر پلاؤں گی تمہیں"دانت پیستے ہوئے اس نے چبا چبا کر ایک ایک لفظ ادا کیا۔۔

www.novelsclubb.com

"پھر تو تم میری بیوی ہو گی! چاہے چائے پلانا یا زہر میں آنکھیں بند کر کے خوشی خوشی پی لونگا" نا جانے کیوں آہل یہ سب بول رہا تھا اسے خود سمجھ نہیں آ رہی تھی

--

تم! انگلی اٹھا کر تنبیہہ کرنے کے انداز میں بولی۔۔ "تم سے بات کرنا ہی بے وقوفی ہے" واللہ کیا انداز تھا۔۔ وہ نہیں بدلی تھی، وہ بالکل نہیں بدلی تھی، آہل نے محسوس کیا تھا کہ اب بھی وہ ویسی ہی ہے، بس ذرا سا ظاہری طور پر میچور ہوئی تھی

--

"ہاں! اور یہ بے وقوفی صرف ایک ہی بے وقوف کرتا ہے اور اسکا نام ہے فلک آفندی۔۔۔" دونوں ہاتھوں کو سینے پر باندھے اب وہ سکون سے پیچھے کرسی پر ٹیک لگا کر بیٹھا تھا۔۔

"ناکوں چنے نا چبوائے تو یاد رکھنا، مسٹر آہل احمد ضیاء" اپنے بے وقوف کہلائے جانے پر وہ تقریباً غرائی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

"مجھے انتظار رہے گا اس وقت کا" ذو معنی لہجے میں کہتا ہوا وہ فلک کو مزید تپا گیا۔۔

"جسٹ گو ٹو ہیل (جہنم میں جاؤ)" کہتے ہوئے وہ اٹھی پرس کندھے پر ڈالا ابھی اس نے دو قدم بڑھائے ہی تھے کہ "رکو" آہل کی آواز اسکے کانوں سے ٹکرائی، وہ رک گئی مگر مڑی نہیں۔۔

آہل اپنی جگہ سے اٹھا، کوٹ درست کرتا، وہ چلتا ہوا اسکے سامنے آیا۔۔ سینے پہ ہاتھ باندھے اور فلک کی طرف دیکھا "" سی یو دیئر (وہیں ملیں گے) "ایک ایک لفظ سکون سے ادا کرتا وہ واپس جانے کیلئے مڑا۔۔ فلک کا بس نہیں چل رہا تھا کہ ابھی اسکا سر پھوڑ دے یا اپنا سر دیوار میں دے مارے۔۔۔

"ایکسکیوز می" وہ پیچھے سے تقریباً چلائی تھی۔۔ آہل رک گیا لیکن مڑا نہیں۔۔

"بدتمیز، کھڑوس" مختلف القابات سے نوازتی وہ چلتی ہوئی اسکے سامنے آ کر کھڑی ہوئی، وہ بمشکل اسکے کندھوں تک آتی تھی، اسے اپنے قد پر آج سے پہلے کبھی اتنا افسوس نہیں ہوا، وہ تو شکر اس نے ہیلز پہن رکھی تھی تھوڑا بھرم رہ گیا۔۔

"یو آر ایکسکیوزڈ" وہ اب اسکے سامنے کھڑی منہ پھلائے کچھ کہنے ہی والی تھی کہ آہل نے جھٹ سے کہتے ہوئے اسکے بائیں جانب سے ہوتے ہوئے دروازہ کی جانب قدم بڑھائے، پھر کچھ یاد آنے پر رکا اور چہرا موڑا۔۔ "کافی کا بل پے کر دینا کیونکہ تم نے مجھے بلایا تھا، تو اس لیے میں مہمان اور تم میز بان ہوئی! تم پندرہ منٹ لیٹ تھی اور مجھے بھوک لگی تھی تو میں نے برگر کھایا، اسکا بل بھی تم ہی پے کرو گی ! ملتے ہیں پھر، خدا حافظ " کہتے ہوئے وہ باہر نکلا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا اسکی نظروں کے سامنے سے اوجھل ہو گیا۔۔۔

وہ ابھی تک وہیں کھڑی سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی کہ اسکے ساتھ ہوا کیا تھا؟ وہ کیا کچھ سوچ کر آئی تھی کہ اگر وہ یہ کہے گا تو یہ کہوں گی، وغیرہ وغیرہ لیکن یہاں تو سب الٹا ہو گیا تھا، وہ کاؤنٹر پر گئی اور بل پے کرنے کے بعد کیفے سے باہر نکل آئی۔۔

www.novelsclubb.com

ادھر آہل بیٹھا گاڑی میں سوچ رہا تھا بلا اختیار وہ ہنس دیا، وہ یہ سب تو کہنے نہیں آیا تھا پھر یہ سب کیوں کہا؟؟ فلک کا غصہ سے سرخ چہرہ اسے قہقہہ لگانے پر مجبور کر گیا!

باہر اب اندھیرا پھیل رہا تھا۔۔۔روشنیوں کی جگمگاہٹ بڑھنے لگی، اس نے اگنیشن میں چابی گھمائی اور گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے زن سے آگے بڑھ گیا۔۔۔

"سمجھتا کیا ہے یہ خود کو! بدتمیز انسان" گاڑی کے نزدیک جاتے ہوئے وہ اونچا اونچا بڑبڑا رہی تھی۔۔۔

..☆☆☆☆☆..

www.novelsclubb.com

آہل اور فلک کا بچپن کسی ایکشن فلم سے کم نہیں تھا۔۔ان دونوں کی نوک جھوک، لڑائی جھگڑے اور پنگے ہر جگہ مشہور تھے، حویلی میں ہر وقت اودھم مچا رکھتے تھے، فلک چار سال جبکہ آہل تقریباً آٹھ سال کا تھا جب پہلی بار ان دونوں کا کسی بات پر جھگڑا ہوا تھا اور وہ اتنا بڑھ گیا تھا کہ دونوں نے ایک دوسرے کو خوب پیٹا تھا، قسمت کی کرنی ایسی تھی کہ آہل عمر میں بڑا تھا لیکن صحت میں بالکل سنگل پسلی تھا، اور اسکے برعکس فلک چھوٹی تھی مگر موٹی تھی، کافی صحت مند تھی، اکثر دونوں کی لڑائی میں زیادہ مار آہل ہی کھاتا تھا اور فلک خوب جم کہ بدلے پورے کرتی تھی، فلک آہل کی پٹائی کر کے جبکہ آہل فلک کو پول میں پھینک کر بدلا لیتا تھا، فلک پانی سے بہت ڈرتی تھی، خاص طور پر پول، نہر، دریا اور سمندر کے پانی سے، بارش اسے شروع سے ہی پسند تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

بی جان لاونج میں بنے سنگل صوفے پر بیٹھیں ہاتھ میں تسبیح پکڑے ذکر کرنے میں مصروف تھیں جب باہر لان میں سے آہل اور فلک کے بھرپور جھگڑنے کی آواز سنائی دی۔۔۔

بی جان تقریباً بھاگتے ہوئے باہر آئی تھیں، پھر جو انہوں نے دیکھا وہ ان کے گمان میں بھی نہیں تھا، آہل اور فلک ایک دوسرے کے بال نوچنے میں مصروف تھے، بی جان جھٹ سے آگے بڑھی اور دونوں کو الگ کرتے ہوئے غصے سے بولیں۔۔"کیا مسئلہ ہے تم دونوں کا؟ کیوں جھگڑا کر رہے ہو؟ اور یہ کیا حرکت کہ تم دونوں نے ! ہاں؟؟؟"وہ دونوں ابھی بھی ایک دوسرے کو گھورنے میں مصروف تھے جب بی جان دوبارہ بولیں" فلک! بتاؤ مجھے کیوں لڑ رہے تھے؟"۔۔۔

www.novelsclubb.com

"بی جان! اس نے مجھے،، آپ ادھر آئیں" وہ بی جان کا ہاتھ پکڑے ایک طرف چل پڑی پھر ایک جگہ رکی اور "اس نے مجھے کہا کہ میں رحیم چچا کے گھر کی ٹینکی جیسی ہوں" ہاتھ سے حویلی کے سامنے اوپر کی جانب اشارہ کیا جہاں نیلے رنگ کی

بڑی سی ٹینکی پڑی ہوئی تھی۔۔بی جان نے بمشکل خود کو ہنسنے سے باز رکھا،اور سنجیدہ چہرہ بنائے آہل کی طرف مڑی اور ذرا سختی سے مخاطب ہوئیں۔۔۔"آہل کتنی بار منع کیا ہے کہ ایسے کسی کو نہیں کہتے؟"۔۔بی جان ابھی بول ہی رہی تھیں جب آہل بیچ میں بول پڑا۔۔"یہ جو آپکی لاڈلی ہے نابی جان! یہ بہت چالاک ہے،اس نے یہ تو بتادیا کہ میں نے کیا کہا لیکن یہ نہیں بتایا کہ اس نے خود مجھے کیا کہا ہے"دانت پیستے ہوئے آہل نے فلک کو کھاجانے والی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔

"آہل کو کیا کہا ہے فلک تم نے؟۔۔۔"فلک نے نظریں جھکائیں،معصوم سا چہرہ بنا لیا۔۔"ایک منٹ بی جان میں بتاتا ہوں اس نے کیا کہا،اسی کی طرح پریکٹیکل دکھاتا ہوں"کہتے ساتھ ہی وہ مڑا اور پھر چند سیکنڈ کے بعد وہ بی جان کے سامنے کھڑا تھا ۔۔۔اسکے ایک ہاتھ کی مٹھی بند تھی اور ایک ہاتھ اس نے کمر کے پیچھے باندھ رکھا تھا ۔۔بی جان کے سامنے ہاتھ کرتے ہوئے اس نے مٹھی کھولی۔۔۔"اس نے مجھے کہا کہ میں اسکے جیسا ہوں"،،اسکی ہتھیلی پر ماچس کی ایک جلی ہوئی تیلی تھی۔۔"کچن

میں استعمال شدہ جلی ہوئی ماچس کی تیلی جیسا ہوں"۔۔اور پھر اس نے کہا میں۔۔۔ آہل نے دوسرا ہاتھ سامنے کیا"اس سوکھی ٹہنی جیسا ہوں،اور تو اور جس تینکھے پر کلفی لگی ہوتی میں اسکے جیسا ہوں،اور وہ برف والا پپو انکل! ؟میں اسکے برف والے سوئے جیسا ہوں"آہل کا چہرہ غصے سے سرخ ہو چکا تھا،بی جان کی جگہ اگر کوئی اور ہوتا تو قہقہہ لگاتا، مگر وہ مشکل سے ضبط کیے کھڑی رہیں۔۔۔

فلک بہت بری بات ہے! آئیندہ میں ایسا ویسا کچھ نا سنوں؟ سمجھ آگئی میری بات ؟؟؟فلک نے ہولے سے سر اثبات میں ہلایا۔۔اور تم کتنی بار کہا ہے کہ بہنوں ساتھ پنگے مت لیا کرو؟؟؟۔۔۔بی جان آب آہل سے مخاطب ہوئیں۔۔"پہلی بات یہ میری بہن نہیں ہے بی جان اور دوسری بات ایسی بہن تو کسی دشمن کی بھی نا ہو! اللہ رحم کرے!۔۔۔"وہ فلک کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کہہ رہا تھا ادھر فلک کو چڑھ گیا غصہ۔۔

"دیکھا بی جان آپ نے؟"مگر مچھ جیسے آنسو اسکی آنکھوں سے رواں ہوئے۔۔۔

www.novelsclubb.com

"آہل باز آجاؤ تم! اور جاؤ یہاں سے جا کہ پڑھو"۔۔آہل خاموشی سے واپس جانے کیلئے مڑ گیا"موٹی چڑیل "بڑبڑاتا ہوا وہ وہاں سے چلا گیا۔۔۔

ادھر اب بی جان فلک کو چپ کروا رہی تھیں، جو پورے وثوق سے رونے میں مصروف تھی۔۔۔

ان دونوں کی لڑائی ہمیشہ انوکھی ہوتی تھی، لڑتے تھے جھگڑتے تھے مگر کبھی ناراض نہیں ہوئے تھے ناہی بات کرنا بند کرتے تھے، گرمیوں کی چھٹیاں چل رہی تھیں فلک ویسے تو زیادہ تر حویلی میں ہی رہتی تھی مگر سب باقاعدہ چھٹیاں گزارنے آئی تھی۔۔اجالا بھی فلک سے تین چار دن بعد وہاں آگئی تھی۔۔چھٹیاں سب بچے مل کر گزارنے والے تھے لیکن کیسے یہ بھی پتہ چل جائے گا۔۔

جون کی گرمی انتہا کو پہنچی ہوئی تھی اور ایسے میں ہر ذی روح کا گرمی سے برا حال تھا ۔۔وہ اپنے کمرے میں چہرے پر ماسک لگائے بیٹھی تھی اور آنکھوں پر کھیرے

رکھے اور کمرے میں موجود ایل ای ڈی پر بالی وڈ کے پرانے گانے چل رہے تھے،

اس نے پاؤں ٹب میں پانی بھر کر ڈبوئے ہوئے تھے، یقیناً پیڈی کیور کیلئے وہ آنکھیں بند کئے کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے لیٹی ہوئی تھی جب کمرے کا دروازہ کھلا۔۔ فلک کو سنائی نہیں دیا میوزک کی وجہ سے۔۔

کمرے میں آنے والا شخص آہل تھا جسکے لبوں پر ایک پراسرار سی مسکراہٹ پھیل گئی، وہ کمرے سے باہر نکلا اور کچھ ہی دیر میں واپس کمرے میں موجود تھا، فلک ہنوز آنکھیں بند کئے لیٹی ہوئی تھی، آہل نے اپنے جوتے کمرے کے باہر ہی اتار دیئے تھے، اسکے ہاتھ میں کانچ کی ایک شیشی تھی، وہ آگے بڑھا اور چپکے سے شیشی کا ڈھکن کھول کر ٹب میں انڈیل دی، وہ محلول دیکھتے ہی دیکھتے پانی میں حل ہو گیا۔۔

آہل اٹھا اور کمرے سے باہر نکل گیا، اسکے چہرے پر پھیلی مسکراہٹ اجالا نے دیکھی تھی، وہ سیڑھیاں چڑھ کر اوپر فلک کے کمرے میں جا رہی تھی جب آہل کمرے سے باہر نکلا۔۔

اجالا کو نظر انداز کرتا ہوا وہ اس کے پاس سے گزر کر زینے اترنے لگا۔۔اجالا کے دل کو کچھ ہوا تھا، بلا اختیار اسکی آنکھیں نم ہوئیں تھیں۔۔

تیری غفلتوں کو خبر کہاں

میری اداسیاں ہیں عروج پر

اجالا جب فلک کے کمرے میں داخل ہوئی تو وہ آنکھوں سے کھیرے اتار رہی تھی ۔۔دروازہ کھلنے پر اس نے چہرہ اٹھا کر دیکھا تو وہ دروازہ میں کھڑی اسے دیکھ رہی تھی ۔۔

www.novelsclubb.com

"بی جان نیچے بلا رہی ہیں تمہیں!"۔۔۔ کہتے ہوئے وہ واپس جانے کیلئے مڑی جب فلک کی چینخ سنائی دی، بلا اختیار وہ فلک کے پاس آئی۔۔

فلک اپنے پیروں کو دیکھ رہی تھی جو سیاہ ہو چکے تھے اور وہ صاف پانی جس میں اس نے پیر ڈبوئے تھے وہ صاف نہیں تھا، وہ سیاہ رنگ کا تھا۔۔ اجالا چند ہی سیکینڈ میں سمجھ گئی تھی کہ یہ کام آہل کا ہے۔۔ وہ جو پیر گورے کرنے بیٹھی تھی وہ کالے کر گیا تھا، یقیناً اس کانچ کی شیشی میں سیاہ انک تھی جو آہل نے پانی میں ڈالی تھی۔۔

فلک کا چہرہ غصہ سے لال ہو چکا تھا۔۔ اجالا وہاں سے اٹھ کہ نیچے چلی گئی تھی، فلک نے اپنا چہرہ دھویا، پاؤں دھوئے لیکن وہ سیاہ رنگ نہیں اترا۔۔ وہ جون کی گرمی میں پیروں میں موزے پہن کے نیچے اتری تھی۔۔ اور جاتے ہی ہال میں اس نے ہنگامہ کھڑا کیا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

"کیا ثبوت ہے تمہارے پاس کی یہ میں نے کیا ہے؟۔۔۔"

دونوں ہاتھ سینے پر باندھے وہ کھڑکی کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا تھا۔۔

"ثبوت کی ضرورت ہی کسے ہے؟ جب سب جانتے ہیں کہ یہ کام تم نے ہی کیا ہے "دانت پیستے ہوئے وہ اپنا غصہ ضبط کرنے کی کوشش کر رہی تھی مگر بے سود۔۔۔

"اچھا اگر ایسا ہے تو پھر کر لو جو کرنا ہے! کیونکہ میں ہر گز نہیں مانوں گا کہ یہ میں نے کیا ہے! ویسے موزے اتار کر دکھاؤ تو ذرا؟ شاید تمہارے پیر پہلے سے زیادہ خوبصورت ہو گئے ہوں "بی جان، بابا جان، حفصہ اور احمد ضیاء خاموشی سے بیٹھے دونوں کا معمول کا پنگا دیکھ رہے تھے۔۔۔

ماموں! دیکھیں ذرا آپ اسکے کام! میں نے کل اپنی سہیلیوں کے ساتھ گھومنے جانا تھا ماموں، اور میرے پیر۔۔۔ وہ بات کرتے کرتے رو پڑی تھی اور پھر آہل کی اچھی خاصی کلاس لگی تھی، حفصہ نے جلدی سے اٹھ کے فلک کو چپ کرایا، وہ اپنی پیاری سی بھانجی کی آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتی تھیں۔۔

یہ معاملہ یہیں ختم نہیں ہوا تھا، چند دن گزر ایسے ہی گزر گئے پھر ایک دن آہل کھڑا واش بیسن پر ہاتھ منہ دھو رہا تھا، اس نے چہرے پر فیس واش لگا رکھا تھا اور پانی کا نل

www.novelsclubb.com

کھلا چھوڑا ہوا تھا۔۔فلک آہستہ سے اسکے قریب آئی اور جیسے ہی آہل نے پانی بھرنے کیلیئے ہتھیلیاں آگے کیں اور ان میں پانی بھرا تو فلک نے جلدی سے ایک کاغذ میں لپٹا نیلا پاؤڈر نکالا اور اسکی ہتھیلی میں موجود پانی پر ڈال دیا اور پھر جیسے ہی آہل نے پانی چہرے پر ڈالا وہ فوراً وہاں سے بھاگی۔۔۔

چہرہ دھونے کے بعد جب آہل نے سر اٹھا کر آئینے میں اپنا عکس دیکھا تو وہ خود سے ہی ڈر گیا تھا۔۔اسکا چہرہ سارا نیلا ہو چکا تھا۔۔اس نے برق رفتاری سے ٹاول اتار کر چہرہ رگڑا مگر بے سود۔۔۔

وہ چلاتا ہوا باہر لان میں نکلا تھا جہاں بی جان کے پاس فلک بیٹھی چائے پینے میں مصروف تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

آہل پتر! یہ چہرہ کیوں چھپا رکھا اتنی گرمی میں؟۔۔بی جان نے فکر مندی سے پوچھا۔۔۔فلک نے بمشکل چائے کا گھونٹ حلق سے اتارا، خود پر آہل کی شعلہ برساتی نگاہیں وہ محسوس کر چکی تھی۔۔۔

"پوچھیں اپنی لاڈلی سے !اس نے ایسا کیوں کیا میرے چہرے کے ساتھ ؟؟۔۔۔"

آہل نے جھکتے ہوئے ٹیبل کے سرے پر دونوں ہاتھ دھرے اور فلک کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر گویا ہوا۔۔ فلک کو اسکا چہرہ دیکھ کر ہنسی آرہی تھی مگر وہ ہنسنا نہیں چاہتی تھی

"کیا کیا ہے میں نے ؟" گردن اکڑا کر پوچھا

یہ میرے چہرے پر نیلا رنگ ؟۔۔آہل نے اپنے چہرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

ء کیا نیلا رنگ ؟ میں نے کچھ نہیں کیا !اور کیا ثبوت ہے تمہارے پاس ؟۔۔۔"وہ سکون سے بیٹھی چائے کے گھونٹ بھر رہی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

ثبوت کی مجھے ضرورت نہیں مس فلک آفندی !کیونکہ میں جانتا ہوں یہ حرکت تمہاری ہی ہے !چبا چبا کر ایک ایک لفظ ادا کرتا ہوا وہ واپس جانے کیلیئے مڑا۔۔۔

ویسے اپنا چہرہ تو دکھاؤ شاید پہلے سے زیادہ خوبصورت ہو گیا ہو۔۔چائے کا کپ میز پر رکھتے وہ ٹانگ پر ٹانگ دھرے بیٹھ گئی۔۔۔

آہل نے گردن موڑ کر اس حسین آفت کی پرکالا کو دیکھا۔۔۔"تمہاری یہ نوازش سود سمیت واپس کروں گا! میں ادھار نہیں رکھتا" وہ مڑا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا نظروں سے اوجھل ہو گیا...

آپس میں یہ دونوں جیسے مرضی جھگڑا کریں، مگر یہ دونوں کبھی بھی کسی دوسرے کو اجازت نہیں دیتے تھے کہ وہ دونوں میں سے کسی کو بھی تکلیف پہنچائیں۔۔۔فلک کے سکول میں ایک لڑکے نے اسکے ساتھ بدتمیزی کی تو آہل نے اسکا سر پھوڑا تھا اور اسکی ہمت کو داد دینی پڑے گی کی اس لڑکے کو پھٹے ہوئے سر کیساتھ لیکر وہ اس کے گھر گیا اور انہیں تنبیہ کر کے آیا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

"اگر آئندہ آپ کے بیٹے نے فلک یا اسکے علاوہ کسی بھی دوسری لڑکی کیساتھ بد تمیزی کی تو یاد رکھئے کہ اس بار صرف سر پھوڑا ہے اگلی بار یہ اپنی ٹانگوں پر چل کہ گھر واپس نہیں آسکے گا" انگلی اٹھا کر اس نے غصہ سے تنبیہہ کی تھی۔۔۔

فلک اجالا اور آہل ایک ہی اکیڈمی جاتے تھے، ایک بار آہل کو کسی لڑکی نے کارڈ دیا جس پر لکھا تھا کہ وہ فرینڈشپ کرنا چاہتی، آہل نے صاف انکار کر دیا تھا مگر وہ باز نہیں آئی تھی، وہ انتہائی لوفر قسم کی لڑکی تھی اور آہل ویسے بھی فلک کے علاوہ کسی دوسری لڑکی کو اپنے ساتھ برداشت نہیں کرتا تھا۔۔اس لڑکی کا نام رابعہ تھا ہر طرح کا حربہ آزما لینے کے بعد جب ناکامی ہوئی تو اس نے ایک آخری گھٹیا کام کیا تھا بدلہ لینے کیلئے یا پھر خود کو مطمئن کرنے کیلئے، اس نے ایک دن آہل کے بینچ پر نازیبا الفاظ لکھے اور الفاظ انتہائی گھٹیا استعمال کیے۔۔ آہل کو یہ دیکھ کر شدید غصہ آیا تھا

۔۔۔

www.novelsclubb.com

"تم ایک لڑکی ہو، ورنہ تمہاری اس حرکت کا بہت اچھے سے جواب دیتا" ایک ایک لفظ چبا چبا کر ادا کرتا وہ اکیڈمی سے نکل آیا تھا۔۔ دوسرے دن جب وہ اکیڈمی گیا تو اسے وہ لڑکی نظر نہیں آئی، آہل نے سکون کا سانس لیا، اسکا بینچ صاف کر دیا گیا تھا، دو دن، تین، چار، اور ایسے ہی کرتے کرتے پورا ہفتہ گزر گیا رابعہ اکیڈمی نہیں آئی تھی۔۔ پھر ایک دن آہل نے رابعہ کی ایک دوست سے پوچھا کہ وہ کیوں نہیں آ رہی؟ کیونکہ آہل نے تو اسے زیادہ کچھ کہا بھی نہیں تھا۔۔

"کیا مطلب تمہیں نہیں پتہ کہ وہ کیوں نہیں آ رہی؟؟۔۔۔۔" مشی جو رابعہ کی دوست تھی، آہل کے پوچھنے پر حیران ہوئی تھی۔۔

نہیں! آہل نے دائیں سے بائیں سر ہلایا۔۔۔

www.novelsclubb.com

اس دن جب تم اکیڈمی سے چلے گئے تھے تو میں اور رابعہ بیٹھے پڑھ رہے تھے جب ۔۔۔ مشی نے ساری بات بتانا شروع کی جسے سنتے ہی آہل کے چہرے کے رنگ بدلے تھے۔۔۔

آہل کے اکیڈمی سے جانے کے بعد فلک کو جب معاملہ کا پتہ چلا تو وہ رابعہ کے پاس آئی۔۔۔

"بہت شوق ہے تمہیں دوستی کرنے کا؟؟۔۔۔" ذو معنی لہجے میں کہتے ہوئے وہ اس کے سامنے بینچ پر بیٹھ گئی۔۔

"آؤ میرے ساتھ دوستی کرو"۔۔۔۔ فلک نے اپنا دایاں ہاتھ آگے بڑھایا۔۔ رابعہ ناگواری سے دیکھ رہی تھی۔۔ "ڈرو نہیں، میں صرف دوستی کرنے آئی ہوں!" فلک نے اپنے بڑھے ہوئے ہاتھ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے دوستانہ انداز میں کہا اسکے چہرے پر ایک پراسرار سی مسکراہٹ کھلی تھی۔۔۔

رابعہ نے اپنا ہاتھ فلک کے ہاتھ میں دے دیا۔۔ فلک نے آہستہ سے ہاتھ ملایا۔ اگلے ہی لمحہ پوری کلاس میں رابعہ کی چیخیں گونجی۔۔

فلک نے ایک جھٹکے سے اسکا ہاتھ مروڑا تھا، جس پر شاید اسکی کلائی کی ہڈی ٹوٹی تھی

۔۔

www.novelsclubb.com

"آہل ایک شریف لڑکا ہے، اس نے تمہیں کچھ نہیں کہا کیونکہ تم ایک لڑکی ہو، اور وہ لڑکی کی بے عزتی کرنے کو اپنی ذات کی توہین سمجھتا ہے! لیکن شاید تم بھول گئی تھی کی آہل کا رائٹ ہینڈ (فلک آفندی) ایک لڑکی ہے جو تم جیسی آوارہ لڑکیوں کو سیدھا کرنا اچھے سے جانتی ہے"۔۔۔

کہتے ہوئے وہ بینچ سے اٹھی، کلائی میں پہنی اپنی گھڑی درست کی۔۔ادھر رابعہ اپنے ہاتھ کو پکڑے کراہ رہی تھی

فلک نے ایک نظر ارد گرد سب کو دیکھا پھر ایک دم ہاتھ بڑھا کر مٹھی میں رابعہ کے بال جکڑے اور ایک زوردار مکا اسکے خوبصورت چہرے پر جڑ دیا۔۔۔"یہ آہل کی پرسنالٹی پر طنز کرنے اور گھٹیا الفاظ کسنے کیلئے! کوشش کرنا کبھی دوبارہ ہمارا ایسے سامنے نا ہو" فلک نے مٹھی میں جکڑے اسکے بال چھوڑے اور کلس سے باہر نکلی

۔۔

www.novelsclubb.com

"تم نے رابعہ کو مارا کیوں ؟" فلک اس وقت اسٹڈی میں بیٹھی نوٹس پر کچھ لکھ رہی تھی جب آہل اسکے پاس آیا۔۔۔

"تمہیں کس نے کہا کہ میں نے اسے مارا ہے ؟ کوئی ثبوت ؟۔۔۔" لکھتے لکھتے اس نے سر اٹھایا اور مصروف سا بولی۔۔۔

"تمہیں اسے نہیں مارنا چاہیئے تھا"۔۔ آہل نے اسکی بات کو سراسر نظرانداز کیا ۔۔۔

فلک نے ایک گہری نظر سے آہل کو دیکھا پھر پین کا ڈھکن بند کرتے ہوئے کرسی پر پیچھے کو ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔۔۔

"جب تم نے ندیم کا سر پھوڑا تھا اسکے گھر جا کر دھمکی دے کر آئے تھے تب میں نے تمہیں کچھ کہا تھا؟؟ نہیں نا؟؟" ۔۔۔ آہل نے سر دائیں سے بائیں جانب ہلایا ۔۔۔"تو پھر ؟ اپنے کام سے کام رکھو اور مجھے میرا کام کرنے دو"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ایک لمحہ کیلیئے آہل کے چہرے پر ایک دلکش سی مسکراہٹ کھلی۔۔

"اچھا چلو یہ بتادو پھر میرا بینچ کیسے صاف ہوا؟ تم نے کیا تھا؟" دونوں ہاتھ سینے پر باندھے وہ کھڑا تھا۔۔

"میں تمہاری نوکر تو ہوں نہیں جو صاف کرتی! رابعہ سے ہی صاف کروایا تھا" بظاہر بے زاری سے جواب دیا اور لکھنے میں مگن ہو گئی۔۔۔

"لیکن اسکا ہاتھ تو تم نے توڑ دیا تھا نا؟؟" آہل نے آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے پوچھا ۔۔۔

"ہاں تو! ایک ہی ہاتھ توڑا تھا دوسرا بینچ صاف کرنے کیلیئے سلامت چھوڑا تھا" بڑی نخوت سے اسنے چہرے پر آئے بال پیچھے کی جانب جھٹکے۔۔۔۔

"ویسے تم ایکشن موویز کیلیئے انٹرویو دو! پہلی ہی بار میں سیلیکٹ ہو جاؤ گی" بڑے اطمینان سے فلک کا بھلا سوچا آہل نے۔۔۔

"ہاں اور انٹرویو میں تمہارا منہ توڑ کرانہیں دکھاؤں گی! یونو پریکٹیکل ہو جائے گا جلد سیلیکٹ ہو جاؤں گی" زبردستی کی مسکراہٹ چہرے پر لائے وہ آنکھیں پٹپٹاتی ہوئی بولی۔۔۔

"اب جاؤ یہاں سے میرے میٹرک کے اینول ایگزامز ہیں، ڈسٹرب مت کرو"

آہل نے ایک گہرا سانس لیا اور کمرے سے باہر نکل گیا البتہ وہ مسکرا رہا تھا۔۔۔

وہ اس وقت ریسٹورنٹ میں اکیلی بیٹھی کھانا کھا رہی تھی جب اسکے موبائل پر بیل ہوئی۔۔ نمبر دیکھتے ہی اسے شدید غصہ آیا تھا۔۔ یہ انسان آخر میرا پیچھا کیوں نہیں چھوڑ رہا؟ ماتھے کو انگلیوں سے سہلاتے ہوئے اس نے کال پک کی۔۔۔

پھر کیا سوچا تم نے؟ دوسری جانب سے ایک مردانہ آواز اُبھری۔۔

www.novelsclubb.com

کس بارے میں؟۔۔۔۔ بےزاری سے کہتے ہوئے اس نے چاولوں کا چمچ منہ میں ڈالا۔۔۔ دوسری جانب سے وہ آدمی کچھ کہہ رہا تھا جس پر اس نے چاولوں کی پلیٹ پرے کھسکائی اور کرسی کی پشت سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔۔۔۔

"تم ایک انتہائی گھٹیا اور کمینے انسان ہو! تمہارا ساتھ مجھے نہیں چاہیئے، آئندہ مجھے کال کر کے تنگ مت کرنا۔۔۔" اسکی خوبصورت آنکھوں میں بے پناہ غصہ تھا ۔۔۔

"یاد رکھنا پھر میری کمینگی تمہیں بہت بھاری پڑے گی"۔۔۔ اسکا دل کھانے سے اچاٹ ہو گیا تھا اس نے یونہی فون کان سے لگائے پرس سے پیسے نکالے اور ویٹر کو اشارہ کرتے ہوئے بل لانے کا کہا۔۔۔

"یہ دھمکیاں کسی اور کو جا کہ دو! میری ڈکشنری میں دھمکیوں سے ڈرنا شامل نہیں "۔۔۔ ویٹر کے آنے پر اس نے بل پے کیا اور پرس کندھے پر ڈالتی سن گلاسز آنکھوں پر ٹکائے وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

"تم بہت پچھتاؤ گی۔۔۔" وہ اب کہہ رہا تھا۔۔۔ اس نے قدم باہر کی جانب بڑھا دیئے۔۔۔

www.novelsclubb.com

"میری زندگی کے کچھ قائدے ہیں اور ان میں سے تیسرا قائدہ یہی ہے کہ پچھتانے سے بہتر ہے مر جاؤ،اور دوسرا قائدہ یہ ہے کہ میں فیصلہ لینے کے بعد پچھتانے والوں میں سے نہیں" اپنے مخصوص انداز میں بات کرتے ہوئے وہ ریسٹورنٹ سے دور اپنی گاڑی کی طرف بڑھ رہی تھی۔۔۔

"امید کرتی ہوں بہت اچھے سے سمجھ آگئی ہو گی" کہتے ہوئے اس نے کال ڈسکنکٹ کی اور موبائل پرس میں ڈالتی ہوئی گاڑی کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گئی،وہ اس بات سے بے خبر تھی کہ کوئی ہے جو کب سے اس پر نظر رکھے ہوئے ہے۔۔۔

..☆☆☆☆☆..

www.novelsclubb.com

آپی ویسے ایک بات تو بتاؤ؟زویا اور فلک اس وقت لاونج میں بیٹھی تھیں۔۔فلک موبائل پر مصروف تھی جبکہ زویا اسکے پاس بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی تھی جب اس نے اچانک سے ٹی وی بند کرتے ہوئے فلک سے پوچھا۔۔۔

پوچھو کیا پوچھنا ہے؟۔۔۔فلک نے ایک نظر اٹھا کہ زویا کو دیکھا اور کہتے ہوئے پھر سے موبائل پر جھک گئی۔۔

"آہل بھائی اتنے ہینڈ سم، گڈ لکنگ ہیں، پڑھے لکھے ہیں، پھر آپ کو کیوں اعتراض شادی پہ؟؟۔۔۔"وہ ہاتھ کی مٹھی بنائے تھوڑی تلے رکھے متجسس نظر آرہی تھی ۔۔۔

فلک نے جھٹ سے سر اٹھایا، زویا اسے ہی دیکھ رہی تھی، اسکے سوال پر فلک سٹپٹا گئی پھر خود کو سنبھالتے ہوئے بولی۔۔"۔مجھے بس وہ پسند نہیں" کہتے ہوئے اس نے ہاتھ کی انگلیاں چٹخیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

"آپی یہ تو کوئی لاجک نہیں ہے۔۔سچ بات بتائیں؟وہ اجالا وہ بچپن سے پسند کرتی ہے آہل بھائی کو، پھر آپ کو بھائی کیوں اتنے ناپسند؟؟۔۔۔"زویا نے آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے ایک اور سوال کیا۔۔

"اجالا آہل کو پسند کرتی ہے تمہیں کیسے پتہ!"فلک نے الٹا سوال کیا۔۔۔

"اسکی آنکھیں بتاتی ہیں آپی۔۔۔"زویا کی اس بات پر فلک کے دل نے بھی سچائی کی مہر لگائی تھی۔۔۔

لیکن آپی وہ اچھی لڑکی نہیں ہے!۔۔۔۔زویا نے منہ بسورے ہوئے کہا۔۔

"بری بات زویا! ایسے نہیں کہتے،وہ بہت اچھی لڑکی ہے،بس اسکے ساتھ بھی کچھ ایسا ہے جسکی وجہ سے وہ ایسی بن گئی ہے۔۔۔"فلک نے اپنے نرم لہجے میں زویا کو سمجھانا چاہا۔۔۔

آپی آپ بھول گئی ہیں؟ کیسے وہ آپکے ساتھ اتنا برا کر کے معصوم بن جاتی تھی؟؟

۔۔۔زویا کو غصہ آیا تھا نا جانے کس بات پر۔۔۔

فلک کی آنکھوں کے سامنے منظر لہرائے۔۔۔ارد گرد کا ماحول تبدیل ہوا آفندی ہاؤس حویلی میں تبدیل ہوا۔۔۔

وہ کچن میں پانی پینے آئی تھی،جب اجالا کھڑی چائے کپ میں انڈیل رہی تھی۔۔

فلک نے پانی کی بوتل فریج سے نکالی اور گلاس لینے کیلئے کیبنیٹ کی طرف بڑھی جب اجالا کی آواز سنائی دی۔۔۔

فلک ایک کپ نکال کر دینا ذرا مجھے،چائے کی کیتلی ہاتھ میں پکڑے اس نے فلک کی طرف دیکھا،فلک نے سر ہلا کر کپ نکالا اور شیلف پر اجالا سے ذرا دور رکھ دیا۔

اسکے کپ رکھتے وقت اجالا نے اسکی کلائی میں پہنی وہ بریسلیٹ دیکھی جو آہل نے فلک کو اسکی برتھ ڈے پر گفٹ کی تھی۔۔

فلک کپ ادھر پاس کردو مجھے پلیز!۔۔۔ بڑے سادہ سے لہجے میں کہتے ہوئے اس نے شیلف کی طرف اشارہ کیا جہاں ایک کپ پہلے سے پڑا ہوا تھا۔۔۔

جی۔۔۔ کہتے ہوئے فلک نے وہ کپ جیسے ہی اجالا کے قریب کیا، اس نے گرم گرم چائے فلک کی اسی ہتھیلی پر گرا دی جس میں فلک نے بریسلیٹ پہنا ہوا تھا۔۔۔ ایک دم سے فلک کی چینخیں پوری حویلی میں گونجیں۔۔

آئی ایم سوری فلک! غلطی سے ہو گیا، میں نے جان بوجھ کہ نہیں کیا۔۔۔ چائے کی کیتلی پرے رکھتے ہوئے اجالا نے فلک کی جلی ہوئی کلائی وہیں سے پکڑی جہاں چائے گرائی تھی، فلک بلبلا اٹھی تھی، آنسو اسکی آنکھوں سے بہنے لگے۔۔

"چھوڑو میرا ہاتھ! تم نے جان بوجھ کے کیا ہے یہ! میں چھوڑوں گی نہیں تمہیں" فلک روتے روتے پوری قوت سے چلائی تھی۔۔ حویلی میں موجود سب ہی لوگ کچن میں جمع ہو چکے تھے۔۔ سب سے پہلے کچن میں داخل ہونے والا وجود آہل کا تھا ۔۔اس نے آگے بڑھتے ہوئے فوراً فلک کی جلی ہوئی کلائی تھامی، آہل پل بھر میں

سمجھ گیا تھا کہ یہ سب اجالا نے جان بوجھ کے کیا ہے اور کیوں کیا ہے یہ بھی۔۔اس نے پاس کھڑی اجالا کو کچا چبا جانے والی نظروں سے دیکھا اور پھر فلک کی کلائی تھا نے اس نے آہستہ سے بریسلیٹ اتار کے اپنے ٹراؤزر کی جیب میں رکھا۔۔بی جان نے آگے بڑھ کر فلک کی کلائی کو دیکھا اور جلدی سے ملازم کو فرسٹ ایڈ نکالنے کی ہدایت کی۔۔۔

"بی جان اس نے جان بوجھ کر کیا ہے یہ! میں اسے چھوڑوں گی نہیں" فلک ایک بار پھر چینخی تھی۔۔بی جان نے اجالا کو وہاں سے جانے کیلئے کہا اور فلک کو لیتی ہوئی وہ کچن سے باہر نکل آئیں، حفصہ فلک کو اپنے ساتھ لگائے اسے چپ کرا رہی تھیں اور بی جان اس کی ہتھیلی پر مرہم لگا رہی تھیں۔۔آہل کو یہ سب بہت ناگوار گزرا تھا اور وہ باہر نکل گیا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

کچھ دن بعد حویلی میں سب لوگ ہی جمع تھے، آفندی صاحب اور رضیہ، زرینہ اور مصطفی بھی وہیں تھے! آج اجالا کی سالگرہ سب مل کر منانے والے تھے، حویلی میں رونق ہی رونق تھی زین اور زویا اپنی ازلی نوک جھوک میں مگن تھے۔۔ فلک اور اجالا کچن کے کاموں میں ملازمین کیساتھ مصروف تھیں۔۔۔ کچھ دن پہلے والا وہ واقعہ تقریباً سب ہی بھول چکے تھے۔۔ اجالا بھی خوش نظر آ رہی تھی۔۔ کیونکہ ابھی تھوڑی دیر پہلے اس نے گٹار بجا کہ سب کو گانا سنایا تھا جس پر آہل نے اسے داد دی تھی "تم گٹار اچھا بجاتی ہو"۔۔۔ وہ زیر لب مسکراتی ہوئی گنگنا رہی تھی کہ اتنے میں فلک کا فون بجا۔۔ اس نے کال ریسیو کرتے ہوئے فون سپیکر پر ڈالا اور چولہے پر رکھی کھیر کی طرف متوجہ ہوئی، دوسری طرف آہل تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

"سنو! فری ہو تو میرے کمرے میں آؤ کچھ دکھانا ہے! اگر فری نہیں ہو تو بھی فوراً آؤ" فلک کے ہیلو کہنے کے ساتھ ہی آہل جھٹ سے بولا تھا

"کیا دکھانا ہے؟اور میں کھیر بنا رہی ہوں! چھوڑ کہ نہیں آسکتی۔۔۔"وہ کھیر میں چمچ ہلاتی ہوئی مصروف سا بولی تھی۔۔۔اجالا سلاد کاٹ رہی تھی مگر دھیان ادھر ہی تھا۔۔۔

"سرپرائز ہے ایک تم آؤ تو سہی۔۔کھیر کے پاس کسی کو بھی کھڑا کر دو۔۔۔"فلک نے ایک نظر فون کو دیکھا پھر اٹھاتے ہوئے سپیکر آف کیا اور کان سے لگایا۔۔۔

سرپرائز ہو گا کوئی مینڈک یا چھپکلی مجھے ڈرانے کیلئے ہے نا؟؟۔۔۔اس نے کھیر کے نیچے آنچ ہلکی کی۔۔۔

"ارے یار کیوں موڈ خراب کر رہی ہو؟ جلدی آؤ۔۔۔"اجالا وہاں سے اٹھی اور فلک کے قریب کھڑی ہو کہ کھیر دیکھنے لگی۔۔۔

www.novelsclubb.com

"رکو میں پانچ منٹ تک آتی ہوں پھر۔۔۔"کہتے ہوئے اس نے فون بند کیا۔۔اور چمچ کی مدد سے تھوڑی سی کھیر پلیٹ میں نکال کر چیک کرنے لگی۔۔۔اجالا کی مسکراہٹ غائب ہو چکی تھی اور وہاں اب کینہ وحسد تھا۔۔"اجالا مجھے چینی کی سمجھ

نہیں آرہی تم ٹیسٹ کر کے بتادو۔۔۔" فلک کو کھیر کی سمجھ نہیں آئی تو اس نے اجالا سے کہا کہ وہ ٹیسٹ کرے۔۔اجالا نے حامی بھری اور ایک صاف پلیٹ کیبنیٹ سے نکالی۔۔ تھوڑی زیادہ کھیر ڈالنا تمہارے ہاتھ کی کھیر مجھے بہت پسند۔۔۔پلیٹ نکالتے ہوئے اجالا بولی۔۔۔

"ضرور کیوں نہیں۔۔۔" فلک کے موبائل پر بیپ ہوئی تو اس نے اٹھا کر دیکھا، آہل کا ٹیکسٹ تھا۔۔اس نے ایسے ہی ایک ہاتھ سے موبائل پکڑا اور دوسرے ہاتھ میں پکڑے چمچ کو کھیر سے بھر کر اجالا کی طرف بڑھایا جو ہاتھ میں پلیٹ پکڑے کھڑی تھی۔۔فلک کا دھیان موبائل کی طرف تھا اس نے بالکل نہیں دیکھا کہ دوسری جانب کیا ہوا۔۔فلک نے جیسے ہی کھیر کا بھرا چمچ پلیٹ میں انڈیلا اجالا نے پلیٹ پرے کرتے ہوئے اپنا ہاتھ آگے کر دیا۔۔اگلے لمحے وہاں صرف اجالا کی چینخیں تھیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ اس حد تک ظالم اور سفاک تھی کہ اپنی جان کی پرواہ بھی نہیں کرتی تھی۔۔۔اس سے پہلے کہ فلک کچھ سمجھ پاتی اجالا باہر کی جانب بھاگی، سب لوگ گھبرا کر پریشان ہو کر ادھر دیکھ رہے تھے جہاں اجالا کی چینخیں تھیں۔۔۔زرینہ نے جیسے ہی اجالا کا ہاتھ دیکھا بلا اختیار وہ اٹھ کے اس کے پاس آئیں۔۔۔وہاں موجود باقی تمام افراد بھی خاصا پریشان ہو چکے تھے۔۔۔۔

"دیکھا بی جان آپ نے؟ فلک نے کہا تھا کہ یہ مجھے چھوڑے گی نہیں، اس نے دھمکی دی تھی اور دیکھیں اس نے میرا ہاتھ جلا دیا وہ بھی میری سالگرہ کے دن واہ فلک واہ! کیا بدلہ لیا ہے تم نے؟...." وہ روتے ہوئے فلک پر سارا ملبہ گرا چکی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

رضیہ آگے بڑھیں اور فلک کے مقابل کھڑی ہو گئیں۔۔۔فلک تم نے کیوں کیا ایسا؟؟۔۔۔وہ غصہ سے چلائی تھیں۔۔۔

"امی ! میں نے کچھ نہیں کیا،اجالا جھوٹ۔۔۔"اسکے الفاظ دم توڑ گئے،ہال میں زناٹے دار تھپڑ کی آواز گونجی۔۔۔

فلک اپنے گال پر ہاتھ رکھے پھٹی پھٹی آنکھوں سے رضیہ کو دیکھ رہی تھی جو سخت غصہ میں اسے تنبیہہ کر رہی تھیں۔۔۔بلااختیار فلک کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے۔۔۔ لیکن کسی نے اسکی بات نہیں سنی تھی سب کو اجالا کی پڑی ہوئی تھی۔۔ جو بہت خوبصورتی سے اور مکاری سے اپنی چال چل گئی تھی اور وہ کامیاب رہی تھی ۔۔آخر وہ تھی ہی ایک کامیاب کھلاڑی۔۔۔

فلک نے ایک نظر وہاں موجود سب کو دیکھا اور پھر زینے چڑھنے لگی،وہ اپنے ہاتھوں کی پشت سے بار بار آنسو صاف کر رہی تھی۔وہ اوپر پہنچی تو اسکی نظر آہل پر پڑی جو کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔کتنا اچھا ہوتا اگر وہ ٹیکسٹ نا کرتا تو؟۔۔۔ سوچتے ہوئے فلک اپنے کمرے کی جانب بڑھی

www.novelsclubb.com

فلک! آہل نے پیچھے سے اسے پکارا تھا مگر وہ اپنے کمرے میں جا کر دروازہ لاک کر چکی تھی۔۔۔

وہ اس وقت ٹیرس پر کھڑی تھی جب آہل اسکے پاس گیا۔۔۔

"تمہیں پتہ ہے اجالا؟! تمہارا نام تو اجالا ہے لیکن تم ہمیشہ دوسروں کی زندگیوں میں اندھیرے کا باعث بنی ہو"۔۔۔اسکا لہجہ سپاٹ تھا۔۔۔

اجالا کرنٹ کھا کر پلٹی۔۔۔ تم کب آئے؟؟۔۔وہ چہرے پہ زبردستی کی مسکراہٹ سجائے پوچھ رہی تھی۔۔۔

"تم باز کیوں نہیں آجاتی؟ کیوں ہر وقت فلک کی زندگی جہنم بنانے پر تلی رہتی ہو؟ ۔۔۔"وہ اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کھڑا پوچھ رہا تھا، انداز ایسا تھا جیسے ابھی قتل کر دے گا۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تم میرے کیوں نہیں ہو جاتے آہل؟۔۔۔"اجالا نے لہجہ میں بے چارگی سموئے کہا۔۔۔ ہوا سے اسکے کندھوں تک آتے کھلے بال اڑ اڑ کر اسکے چہرے پر آ رہے تھے جنہیں وہ بار بار اپنے ہاتھ سے پیچھے کر رہی تھی۔۔

"تم یہ فالتو باتیں اپنے دماغ سے نکال دو"۔۔ سرد لہجہ میں کہتا ہوا وہ واپس جانے کیلئے مڑا۔۔۔

"تم مجھے ایسے ٹریٹ کیوں نہیں کرتے جیسے فلک کو کرتے ہو؟"اسکی آواز رندھ گئی تھی۔۔۔

"کیوں کہ وہ فلک ہے! فلک کا مطلب پتہ ہے تمہیں؟"آسمان"۔۔۔ جیسے ہم زمین پر رہتے ہیں اور آسمان ہم پر پردہ ڈالے ہوئے ہے، ہمیں ڈھکے ہوئے ہے! ہماری تمام تر خامیوں اور خوبیوں کے باوجود بھی کبھی آسمان نے اپنا سایہ زمین سے جدا نہیں کیا۔۔ وہ بھی ایسی ہی ہے۔۔ آسمان کی طرح بن کہ سب کے عیبوں اور بری عادتوں پر پردہ ڈالنے والی، وہ خود تو رولے گی مگر اپنی وجہ سے کبھی دوسروں کی

آنکھ میں آنسو نہیں آنے دے گی۔۔اور تم؟ اجالا ہو مگر آج تک تم نے ہر انسان کو اندھیری کھائی میں پھینکا ہے، آنسو دیئے ہیں! تکلیف دی ہے، بچپن سے لیکر آج تک تم نے فلک کو ہمشہ رلایا ہے، ڈرو اس وقت سے جب اسکی آہ تمہیں لگے گی ۔۔۔" وہ ایک ایک لفظ چبا چبا کر ادا کر رہا تھا

"کتنی آسانی سے تم نے مجھے بد ترین اور فلک کو بہترین قرار دے دیا۔۔۔ وہ اداسی سے مسکرائی تھی۔۔آہل خاموش کھڑا رہا۔۔۔"آہل بس ایک تم مل جاؤ میں سب کچھ چھوڑ دوں گی، کبھی کسی کو دکھ نہیں دونگی"۔۔۔

"میں نے اپنی زندگی میں کبھی کسی سے اتنی نفرت نہیں کی ہو گی جتنی تم سے کرتا ہوں۔۔۔" اجالا کا دل ایک لمحہ میں ہزاروں ٹکڑوں میں کٹ چکا تھا۔۔۔ وہ اب رو نہیں رہی تھی، بس خاموشی سے اس انسان کو دور جاتا دیکھ رہی تھی جسے وہ سب سے زیادہ چاہتی تھی، جس کیلیئے وہ کچھ بھی کرنے کو تیار رہتی تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

بے وجہ کی اداسی

دل کا گھائل رہنا

نہیں ہے یہ سودا بازی

لیکن ہر وقت بیزار رہنا

میں ناراض نہیں کسی سے

لیکن خود سے ہے ہر راز اپنا

کوئی سمجھا نہیں مجھے

www.novelsclubb.com

میں نے سینے میں دفن کیا ہر داغ اپنا،

دل یوں بلاوجہ اداس تو نہیں

ہے کوئی وجہ پر خاص تو نہیں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ ملے تھے کبھی نا ملنے کیلئے

وہ ہیں بہت خاص لیکن عام تو نہیں

میں بیان جو کروں حال دل

وہ قہقہہ لگائیں یہ مزاق تو نہیں

چاندنی سی رات تھی

کچھ رت بھی ناراض سی

تم چلے گئے ہم نے جانے دیا

محبت نہیں ہوتی اک قید سی

www.novelsclubb.com

فلک اپنے کمرے میں دروازہ کہ پاس فرش پر بیٹھی رو رہی تھی۔۔آج پہلی بار رضیہ نے فلک پر ہاتھ اٹھایا تھاوہ بھی اس جرم کی سزا کیلیئے جو اس نے کیا ہی نہیں تھا۔۔وہ اپنی کلائی کو دیکھنے لگی جو کچھ دن پہلے اجالا نے جلائی تھی،وہاں اب جلنے کا نشان تھا ۔۔

آپی؟؟؟۔۔زویا نے جب دیکھا کہ فلک کافی دیر سے خاموش بیٹھی ہے تو اس نے پکارا۔۔۔

فلک اپنا جلا ہوا ہاتھ دیکھ رہی تھی وہ ماضی سے حال میں واپس آئی،اسنے ایک گہرا سانس خارج کیا۔۔۔اور اٹھ کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

..☆☆☆☆☆..

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

www.novelsclubb.com